وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ البقرۃ ع ۲۳

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں قریب ہوں میں دُعا کرنیوالے کی دُعا کو جب وہ مجھے پکارتا ہے قبول کرتا ہوں پس چاہئے کہ میری فرمانبرداری کریں اور چاہئے کہ مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں (۲ ۱۸۶)

اَدْعِيَّةُ الْقُرْآن وَ اَدْعِيَّةُ الرَّسُوْل

اور

اَدْعِيَّةُ الْحَجّ وَ مَنَاسِكِ حَج

مُرتّبہ
پیرزادہ شمس الدین
مؤلف

آئین قرآن دربارۂ حکومت و حکمران ۔ اسلامی پردہ ۔ ختم نبوت و تعزیراتِ قرآن وغیرہ

بار پنجم | ایکہزار | اکتوبر سنہ ۱۹۵۴ء | قیمت فی جلد ۱۲؍

کلماتِ طیبات

اوّل کلمہ طیب:۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ پہلا کلمہ پاک۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کا رسول ہے۔ دوم کلمہ شہادت:۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ دوسرا کلمہ گواہی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید:۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ تیسرا کلمہ بزرگی۔ اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے بچنا اور قوت پانا مگر اللہ بلند اور بزرگ کی مدد سے۔

چہارم کلمۂ توحید:۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ چوتھا کلمہ وحدت۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف سزاوار ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا صاحب بزرگی اور بخشش کا نیکی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پنجم کلمہ استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

فہرست مضامین ادعیۃ القرآن ادعیۃ الرسول وادعیۃ الحج ومناسک حج

عربی متن کے بالمقابل سورت کا نام اور رکوع کا نمبر اور ترجمہ کے سامنے سورت کا نمبر اور آیت کا نمبر دیا گیا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمہید

پاکستان و ہندوستان ، سیلون ، برہما ، ملایا ، چین ، عدن ، مصر ، انگلستان مغربی جنوبی اور مشرقی افریقہ ، زنجبار ، مارشش اور دیگر مختلف ممالک کی تیس سالہ سیر و سیاحت کے بعد خاکسار اِس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ اہلِ اسلام دعائیں تو شب و روز مانگتے رہتے ہیں مگر عموماً مسلمانوں کی دعائیں رائگاں ہی جاتی ہیں جس کے مندرجہ ذیل وجوہ ہیں ، جن پر ایمانداروں کو غور کرنا چاہیئے ۔

(۱) اکثر برادرانِ اسلام وہ کام نہیں کرتے جن پر خدا کی نصرت کا انحصار ہے جیسا کہ اُس کا ارشاد ہے ۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰہَ یَنۡصُرۡکُمۡ وَیُثَبِّتۡ اَقۡدَامَکُمۡ (محمد ع ۱) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کر دے گا (۲۶)۔ صاف ظاہر ہے کہ جب اللہ کے دین کا کوئی کام ہی نہیں کرتے تو پھر اللہ کی نصرت کہاں سے آجائے حالانکہ جب اللہ کی نصرت آتی ہے تو پھر اُس کے مقابلے پر کوئی دشمن ٹھہر نہیں سکتا ۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے ۔ اِنۡ یَّنۡصُرۡکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمۡ ج (آل عمران ع ۱۷) اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا (۳-۱۵۹) اور اگر اللہ کی نصرت نہ آئے

تو پھر کوئی مددگار ہو نہیں سکتا۔ جیسا کہ کلام ربانی کے ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔

وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْۢ بَعْدِہٖ (آل عمران ع ۱۷)

اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے (۳-۱۵۹)

(۲) اکثر مسلمان وہ وسائل اور ذرائع اختیار نہیں کرتے جن پر دعاؤں کے پورا ہونے کا دار و مدار ہے حالانکہ وسیلہ اختیار کرنے کا بھی خدائی حکم ہے۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (المائدہ ع ۶)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور (نیز) اس تک (پہنچنے) کے ذریعہ کی جستجو کرتے رہو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو (۵-۳۵)

اب اس آیت کے الفاظ "وسیلہ" اور "جاہدوا" کے قرینہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہاں وسیلہ سے مراد آلاتِ حرب ہیں جن کے ساتھ دشمن کے مقابلہ پر جنگ کرنی پڑتی ہے اور جہاد کرنے سے بھی ایماندار خدا تک پہنچ جاتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ (آل عمران ع ۱۷)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردے خیال مت کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دئے جاتے ہیں (۳-۱۶۸)

(۳) اب یہ دعائیں رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؏ اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر ڈال دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط رکھ اور کافر قوم پر ہمیں مدد دے۔ (البقرع ۲۳) (۲-۲۵۰) محض زبانی رٹنے سے تو کوئی قوم فتح کا منہ نہیں دیکھ سکتی تاوقتیکہ وہ دشمن کے مقابلے پر آلاتِ حرب لیکر میدان جنگ میں نہ نکلے۔ اور وہاں صبر اور ثابت قدمی نہ دکھائے۔ چنانچہ اہلِ اسلام صدیوں سے یہی دعائیں مانگ رہے ہیں مگر افسوس پھر بھی کافر قوم ہی ان پر ہاتھ غالب رکھتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان موقعہ ومحل پر وہ وسائل اختیار نہیں کرتے جن پر اُن دعاؤں کی قبولیّت کا انحصار ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ ایک انسان کو بھوک لگی ہے یا کوئی شخص بیمار ہے یا کسی کو سردی لگتی ہے۔ تو کیا محض دعائیں مانگنے سے ہی بھوک اتر جائے گی یا بیمار اچھا ہو جائے گا یا سردی جاتی رہے گی جب تک کہ دعائیں مانگنے والا ان کے متعلق وہ اسباب۔ وسائل اور ذرائع اختیار نہ کرے جن پر ایسی تکلیفوں سے بچنے کا انحصار ہے۔ آخر اسباب بھی تو خدا کے ہی بنائے ہوئے ہیں۔

(۴) اکثر مسلمان دعا کے موقع ومحل کو نہیں سمجھتے جو ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ کیونکہ ایمان بھی اسی وقت فائدہ دیتا ہے جب وقت پر لایا جائے اور اس کے ساتھ اعمال صالحہ بھی کئے جائیں۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ

اَوْ كَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ؕ (الانعام ع ۲۰) جس دن تیرے رب کے بعض نشان آئیں گے کسی شخص کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی تھی۔ (۶-۱۵۹) اب دُعا مانگنے والوں کے لئے یہ ایک غور کرنے کا مقام ہے کہ جب ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا کرنا ضروری ٹھہرایا گیا ہے تو پھر دُعا کے ساتھ کیوں وہ اسباب مہیا نہ کئے جائیں جن پر دُعا کی قبولیّت کا دار و مدار ہے۔ کیونکہ دُعا کے ساتھ اسباب کا وہی تعلق ہے جو ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا یہ آیۃ اس پر گواہ ہے فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ (آل عمران ع ۲۰) اُن کے رب نے اُن کی دُعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے سے ہو (۳-۱۹۴) اس آیت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دُعا کی قبولیّت کے لئے عمل کرنا یعنی وسائل۔ ذرائع اور اسباب سے کام لینا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے جنگوں میں دُعاؤں سے بھی کام لیا اور آلاتِ حرب بھی استعمال کئے۔ جنگ بدر اور جنگ اُحد کے حالات اس پر گواہ ہیں۔

(۵) اکثر اہلِ اسلام دُعا کے پورا ہونے کے متعلق پوری کوشش نہیں کرتے جو کہ اس آیت کے خلاف ہے۔ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ (النجم ع ۳) اور کہ انسان کے لئے کچھ نہیں مگر وہی جو وہ کوشش کرتا ہے (۵۳/۳۹) حالانکہ

کوشش کئے بغیر کوئی دعا قبولیت کے درجہ کو نہیں پہنچتی مثلاً ایک شخص رزق مانگتا ہے اور خدا رازق بھی ہے مگر پھر بھی اُسے رزق حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں اور حیلے کرنے پڑتے ہیں چنانچہ ایک جانور کو بھی رزق کی تلاش میں اپنے آشیانہ سے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ دراصل اللہ کا فضل تلاش کرنے سے ہی ملتا ہے جیساکہ اللہ کا ارشاد ہے۔ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ (الجمعہ پ۲۸) تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ (۶۲-۱۰) یہ احکام مردوں اور عورتوں کے لئے مساوی ہیں۔ کیونکہ یہ آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو" کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ اب عورتوں کو اللہ کا فضل تلاش کرنے سے محروم رکھنا کوئی عقلمندی نہیں۔ جبکہ عورتوں کو بھی اپنی روزی کمانے کے لئے مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔ جیساکہ اللہ کا ارشاد ہے۔
لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبْنَ ؕ النساء
مردوں کا حصّہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصّہ ہے جو وہ کمائیں (۴/۳۲)
(۶) بہت سے مسلمان دعا مانگتے وقت اللہ سے کوئی اخلاص نہیں رکھتے اور نہ ہی اس سے کوئی امید اور نہ اس کا کوئی خوف رکھتے ہیں حالانکہ یہ تمام باتیں ان آیات کے خلاف ہیں۔ فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ؕ (المومن)
سو خالص اس کی فرماں برداری کرتے ہوئے اسے پکارو (۴۰/۶۵)۔ وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ (الاعراف ع ۷) اور خوف کرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے

(۷) بہت سے مسلمان اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری نہیں کرتے اور پرہیزگاری اور تقوٰے کی راہوں پر نہیں چلتے۔ یہاں تک کہ صدقِ مقال اور رزقِ حلال سے بھی کوئی سروکار نہیں رکھتے۔ چنانچہ ان باتوں سے اتنے دُور ہو گئے ہیں کہ اب خدا کو بھی دُور ہی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ بہت قریب ہے اور ہمارے گناہوں کو دیکھتا ہے اور بُرے کاموں سے بچنے اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی تاکید کرتا ہے جیسا کہ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (قٓ ع ۲) اور ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو اس کا نفس وسوسہ ڈالتا ہے اور ہم اس سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں (۵۰-۱۶) وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا (بنی اسرائیل ع ۲) اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار دیکھنے والا بس ہے (۱۷/۱۷) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (الحشر ع ۳) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ کرو اور ہر نفس غور کرے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ کا تقویٰ کرو اللہ اس سے خبردار ہے جو تم کرتے ہو (۵۹/۱۸) یہ یقین کہ خدا دیکھتا ہے انسان کو گناہ کرنے سے باز رکھتا ہے۔

(۸) اکثر مسلمان اپنی حالت اور حیثیت سے بڑھ چڑھ کر اپنی کھلائی

کے لئے اتنی دعائیں مانگتے ہیں کہ تھکتے ہی نہیں گویا اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق بناتے ہیں :- لَا یَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ (حم سجدہ ع ۶) انسان بھلائی مانگنے سے نہیں اُکتاتا۔ (۴۱-۴۹) اور بہت سے مسلمان ایسی دُعائیں مانگتے ہیں جو قانونِ فطرت کے خلاف ہوتی ہیں حالانکہ اللہ کا قانون ہرگز نہیں بدلتا۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَحْوِیْلًا ۝ (فاطر ع ۵) سو تو اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہ پائے گا۔ اور تو اللہ کے قانون کو ٹلتا ہوا نہ پائیگا (۳۵-۴۳) علاوہ ازیں اکثر اہل اسلام اللہ تبارک و تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں سے دعائیں مانگتے ہیں یہ بھی ایک وجہ ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں کامیاب نہیں ہوتے گویا اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق بناتے ہیں۔ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ (الرعد ع ۲) ایسے لوگوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلاتا ہے تاکہ وہ اس کے منہ تک آپہونچے اور وہ اُس تک پہنچنے والا نہیں ($\frac{13}{14}$)

(۹) بہت سے لوگ تکلیفوں مصیبتوں اور دکھوں میں مبتلا ہونے پر تو خوب لمبی چوڑی دعائیں مانگتے ہیں لیکن جب اللہ ان کی تکلیفیں اور مصیبتیں رفع کر کے اپنے فضل و کرم سے انہیں اپنی نعمتوں کا مزہ چکھاتا ہے۔ تو پھر طرح طرح کی باتیں بنانا شروع کر دیتے ہیں چنانچہ ایسے لوگوں کی حالت کا نقشہ جو قرآن حکیم

نے کھینچا ہے وہ قابل غور ہے۔ ذیل کی آیات کا مطالعہ کیجیے۔

(ا) وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ (حم السجدہ ع ۶)

اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعائیں لگ جاتا ہے۔ (۵۱/۴۱)

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ج فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ط كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (یونس ع ۲) اور جب انسان کو دکھ پہنچتا ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے۔ اپنی کروٹ پر یا بیٹھا یا کھڑا پھر جب ہم اس کا دکھ دور کر دیتے ہیں تو اس طرح گزر جاتا ہے گویا کہ ہمیں کسی دکھ کے لئے جو اسے پہنچا ہو پکارا ہی نہ تھا اسی طرح خطا کاروں کو بھلا معلوم ہوتا ہے جو وہ کرتے ہیں (۱۲/۱۰) صاف ظاہر ہے کہ ایسے لوگ احسان فراموش ہوتے ہیں۔

(ب) وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ (الروم ع ۴) اور جب لوگوں کو دکھ پہنچتا ہے اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے۔ پھر جب وہ انہیں اپنی طرف سے رحمت (کا مزا) چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک فریق اپنے رب کے ساتھ شریک بنانے لگتے ہیں (۳۰-۳۳) جو سراسر ناانصافی ہے۔

(ج) وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ

اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے وہ اپنے رب کو اسکی طرف رجوع کرتا ہوا پکارتا ہے پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے نعمت عطا کرتا ہے اسے بھول جاتا ہے جس کیلئے (اسے) پہلے پکارتا تھا اور اللہ کیلئے ہمسر بناتا ہے تاکہ اسکے رستے سے (لوگوں کو) گمراہ کرے۔ کہہ اپنی ناشکری سے فائدہ اٹھالے تو آگ والوں میں سے ہے (۳۹/۸)

(د) فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الزمر ع ۵) سو جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے نعمت عطا کرتے ہیں کہتا ہے یہ مجھے (اپنے) علم سے ملی ہے بلکہ وہ آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے (۳۹/۴۹) مذکورہ بالا آیات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب تکلیف کے بعد لوگوں کو کوئی راحت مل جاتی ہے تو پھر اس نعمت کو بجائے خدا کی طرف منسوب کرنے کے کوئی تو اپنی علمیت اور کوئی گردش زمانہ اور کوئی اپنے بزرگ کی طرف منسوب کرکے شرک کرتا ہے اور اس طرح لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ حالانکہ تکلیف اور راحت دکھ اور سکھ۔ نفع اور نقصان کا پہنچانا سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اور کسی کے اختیار میں نہیں ذیل کی آیات اس پر

گواہ ہیں:۔ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ (یونس ع ۲) اور اللہ کو چھوڑ کر اُس کی عبادت کرتے ہیں جو نہ اُنہیں نقصان پہنچاتا ہے اور نہ اُنہیں نفع دیتا ہے (۱۱/۱۸)۔ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (الجن ع ۲) کہہ میں تمہارے لئے کسی نقصان یا فائدے کا اختیار نہیں رکھتا (۲۹/۲۱)۔ صاف ظاہر ہے کہ نفع اور نقصان اللہ کے اختیار میں ہے۔

(۱۰) اکثر آسودہ حال لوگ اپنی خوشحالی میں نہ صرف خدا کو بھولے رہتے ہیں بلکہ دعاؤں سے ہی منہ پھیر لیتے ہیں اور اگر خدا اپنی نعمتوں کو اُن سے چھین لے تو پھر نہ صرف مایوس ہو جاتے ہیں بلکہ خدا سے بدظن ہو کر اسے کوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ خدا کی ہستی سے ہی انکار کر دیتے ہیں گویا آسودگی کی حالت میں نہ تو شکر اور نہ تنگی کی حالت میں صبر کرتے ہیں۔ بہر حال ایسے لوگ اپنے آپ کو ذیل کی آیات کا مصداق بنا لیتے ہیں۔ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا (بنی اسرائیل ع ۹) اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اُسے برائی پہنچتی ہے تو نا اُمید ہو جاتا ہے (۱۵/۸۳)۔ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ (حم السجدۃ ع ۶) اور اگر اُسے تکلیف پہنچے تو مایوس نا اُمید ہو جاتا ہے (۲۵/۴۹)۔ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ (ھود ع ۲) اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت چکھائیں

پھر اُسے اُس سے لے لیں تو وہ نا اُمید ناشکر گذار ہوجاتا ہے (۱۱-۹) ٭
وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ (الروم ع ۴) اور جب ہم لوگوں کو رحمت چکھاتے ہیں اس پر خوشی مناتے ہیں اور اگر اُنہیں اُسکی وجہ سے جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے مصیبت پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہوجاتے ہیں (۳۰/۳۶)
وَ اِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ (حم السجدہ ع ۶) اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ (ہماری طرف سے) مُنہ پھیر لیتا ہے اور (ہم سے) کنارہ کش ہوجاتا ہے (۴۱-۵۱) یقیناً ایسے لوگ محسن کُش ہوتے ہیں۔

(۱۱) بعض لوگ اپنی دُعا کے حسب منشاء پورا نہ ہونے پر بے صبری اور مایوسی کی حالت میں بُرائی مانگنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے صاحبان اتنا بھی نہیں سوچتے کہ شاید اُس دُعا کے پورا نہ ہونے میں ان کی بہتری ہو۔ بہرحال ایسے حضرات پر یہ آیت خوب چسپاں ہوتی ہے۔ وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا (بنی اسرائیل ع ۲) اور انسان بھلائی مانگنے کی جگہ بُرائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز ہے (۱۷-۱۱)۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا (المعارج ع ۱) انسان بے صبر پیدا ہوا ہے جب اسے تکلیف پہنچتی ہے واویلا کرتا ہے اور جب اُسے بھلائی پہنچتی ہے (ہاتھ) روک لیتا ہے (۷۰/۱۹ تا ۲۱)

٭ اور اگر دُکھ کے بعد جو اُسے پہنچا ہو ہم اُسے سُکھ چکھائیں تو کہتا ہے سب تکلیفیں مجھ سے جاتی رہیں یقیناً وہ اترانے والا شیخی کرنے والا ہے (۱۱/۱۰)

(۱۲) اکثر لوگ خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں جو کفرانِ نعمت ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اللہ اُن سے اپنی نعمت چھین لیتا ہے۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ (ابراھیم ع ۲) اور جب تمہارے رب نے بتا دیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے (۱۳/۲) اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اگر اللہ کی نعمتوں کا شکر کیا جائے تو اسکی نعمتیں بڑھتی ہیں کیونکہ انکی کوئی حد نہیں۔ جیسا کہ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (ابراھیم ع ۵) اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو انہیں گن نہ سکو گے (۱۳/۵) فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ٥ (الرحمٰن ع ۱) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (۵۵/۱۳)

(۱۳) بلاشبہ دعا کے متعلق لوگوں میں بہت سی غلط فہمیاں پڑی ہوئی ہیں۔ اکثر لوگ تو دعا کے قائل ہی نہیں جو سراسر تکبر اور سرکشی کا نشان ہے۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ (المومن ع ۶) اور تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔ وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے (۴۰/۶) اس آیت کے الفاظ "میری عبادت سے" مراد خدا سے

دُعا مانگنا ہے جو عبادت الٰہی ہے۔ آخر نماز بھی تو ایک دُعا ہی ہے جس سے خدا کی عبادت کی جاتی ہے۔ اب جو لوگ خدا سے دُعا مانگنے میں اپنی کسر شان سمجھتے ہیں یا عار کرتے ہیں وہ حقیقتاً اپنے آپ کو دوزخی بناتے ہیں اسی طرح اللہ کے سوائے دوسروں کو پکارنے والے بھی، کیونکہ وہ تکبر کرتے ہیں۔

(۱۴) اکثر مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ دُعائیں بغیر کوشش اور وسائل اختیار کئے محض خدا کی قدرت سے پوری ہو جاتی ہیں ایسے حضرات اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ اگر دُعاؤں کا پورا ہونا محض خدا کی قدرت پر ہوتا تو پھر رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؇ (البقرع ۳۳) اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط رکھ اور کافر قوم پر ہمیں مدد دے۔ (پ۲ع۲۵) کی دُعائیں مانگنے والوں کو کس واسطے یورپ اور امریکہ کا حکمران نہیں بنایا جاتا علاوہ ازیں اگر اس اصول کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر خدا کے عطا کردہ قوے سوچنے اور غور کرنے اور اس کے احکام کوشش اور وسائل اختیار کرنے کے متعلق بے معنی ٹھہرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دُعا کا پورا ہونا کام کرنے یعنی کسب پر رکھا گیا ہے۔ البتہ نبوت اور معجزے دُعاؤں اور کوششوں سے نہیں ملا کرتے کیونکہ یہ ایک وہبی یعنی خدا داد چیز ہے جسے چاہے وہ دے یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ (الانعام ع ۱۵)

اللہ خوب جانتا ہے کہ کہاں اپنی رسالت کو رکھے (پ ۸ ع ۳)

(۱۵) چونکہ یہ غلط فہمیاں مسلمانوں میں اس وجہ سے پڑی ہوئی ہیں کہ انہیں قرآنی دعاؤں کا کوئی علم نہیں کہ اللہ کے نبیوں اور ایماندار لوگوں نے کونسی دعائیں کس موقعہ و محل پر اور کس غرض کے لئے مانگیں۔ اسلئے یہ تمام دعائیں مختلف عنوانوں کے ماتحت ایک جگہ جمع کی جاتی ہیں۔ تاکہ زندگی کے ہر مشکل مرحلہ پر لوگوں کی رہنمائی اور مشکل کشائی کا کام دے سکیں بشرطیکہ وہ دعائیں خدا سے مانگیں اور کسی کو نہ پکاریں۔ جیسا کہ ذیل کی آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ (الرعد ع ۲) اسی کا حق ہے کہ اسے پکارا جائے اور جن کو اللہ کے سوائے پکارتے ہیں وہ ان کی دعا کو قبول نہیں کرتے (پ ۱۳ ع ۱۴)۔ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ (بنی اسرائیل ع ۱۲) کہہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں (پ ۱۵ ع ۱۱)۔ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا (الجن ع ۱) سو اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو (پ ۲۹ ع ۱۸) کیونکہ اللہ کے ساتھ باطل معبودوں کو پکارنے والے جہنم میں داخل ہونگے یہ آیت اس پر گواہ ہے:۔ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا (بنی اسرائیل ع ۴) اور اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہرا ورنہ تو ملامت کیا گیا دھتکارا ہوا ہو کر جہنم میں ڈالا جائیگا (پ ۱۵ ع ۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (الاعراف ع ۷)

اپنے رب کو عاجزی اور چپکے سے پکارو وہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا (۵۵/۷)

حصہ اوّل ادعیۃ القرآن

فصل (۱) وہ دعائیں جو حضرت آدمؑ اور اُن کی زوجہ حضرت حوّاؑ نے مانگیں

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (الاعراف ع ۲) اے ہمارے رب ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم یقیناً نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوں گے (۲۳/۷) یہ دعا اُس وقت مانگی تھی جب حضرت آدمؑ اور اُنکی بیوی نے ممنوعہ درخت کا پھل کھایا تھا۔ یہ آیات اس پر گواہ ہیں۔ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (البقرۃ ع ۴) اور اس درخت کے پاس نہ جاؤ ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے (۳۵/۲) فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ (الاعراف ع ۲) سو جب ان دونوں نے درخت (کے پھل) کو چکھا اُن کے عیب اُن پر کھل گئے اور وہ باغ کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانکنے لگے (۲۲/۷) جس سے لوگوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ جب کبھی خدا کے کسی حکم کی نافرمانی ہو جائے تو یہ دعا مانگا کریں تاکہ حکم عدولی کی سزا سے بچ جائیں۔ اللہ بخشنے والا ہے۔

فصل (۲) وہ دعائیں جو حضرت نوحؑ نے مانگیں

(۱) رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ (عؑ) اے میرے رب مجھے مدد دے اس لئے کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا (۲۳/۲۶) (۲) رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ (ھود ع)

اے میرے رب میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے (۱۱/۴) جب حضرت نوحؑ کا بیٹا طوفان میں غرق ہو گیا تو آپ نے اس آیت فَاسْلُكْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ (المؤمنون ع)

تو اس (کشتی) میں ہر (ضرورت کی) شئے کے نر اور مادہ دو دو لے اور اپنے اہل کو بھی سوائے اُس کے جس کے متعلق اُن میں سے پہلے حکم ہو چکا (۲۳/۲) کے ماتحت خدائی وعدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اور پدری محبت کی وجہ سے اپنے بیٹے کے متعلق خدا کی جناب میں مذکورہ بالا دعا مانگی مگر اس آیت کی استثنا پر کوئی غور نہ کیا جس پر اللہ کا یہ ارشاد ہوا۔ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّیْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝ (ھود ع)

کہا اے نوحؑ وہ تیرے اہل سے نہیں ہے کیونکہ وہ بد عمل ہے سو مجھ سے ایسا سوال نہ کر جس کا تجھے علم نہیں میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے نہ ہو (۱۱/۴)

جس پر حضرت نوحؑ نے معافی کے لئے ذیل کی دعا مانگی۔ کیونکہ انہیں یقین ہو گیا کہ خدا کا وعدہ سچا تھا۔ (۳) رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ (ھود ع۴) اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے ایسا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو میری حفاظت نہ کرے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں سے ہوں گا (۱۱-۴۷) اس سے لوگوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ اگر کسی کا لڑکا بدعمل ہو تو اس کے متعلق کوئی سفارش نہ کی جائے علاوہ ازیں قرآنی الفاظ کہ "وہ بدعمل ہے" سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نجات کا انحصار اعمال صالحہ پر ہے نہ کہ رشتہ داری پر (۴) بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىھَا وَمُرْسٰىھَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (ھود ع۴) اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور اس کا لنگر ڈالنا ہے یقیناً میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (۱۱-۴۱) اس سے لوگوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ جب وہ کسی سواری* پر بیٹھ کر سفر کے لئے روانہ ہوں تو یہ دعا پڑھا کریں تا کہ خدا خیر و عافیت سے منزل مقصود تک پہنچا دے۔ کیونکہ سفر تکلیف دہ ہوتا ہے۔ (۵) رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ (المؤمنون ع۲) اے میرے رب مجھے برکت والا اتارنا اتار دیو اور تو سب اتارنے والوں سے بہتر ہے (۲۳/۲۹) اس سے لوگوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ جہاز، ریل اور دیگر سواری سے اترتے وقت یہ دعا پڑھا کریں تا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کسی برکت والی جگہ اتارے

* وہ پاک ذات ہے جس نے ہمارے لئے اسے کام میں لگایا اور ہم اسے قابو میں رکھنے والے نہ تھے۔ ۴۳-۱۳

کیونکہ وہ ٹھہرنے اور سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے (۱۱/۶) (۶) رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ ۚ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ (الشعراء ع ۶) اُن کے درمیان کُھلا فیصلہ کر اور مجھے اور انہیں جو مومنوں میں سے میرے ساتھ ہیں نجات دے (۲۶-۱۱۷ و ۱۱۸) اس سے رہنما یان قوم کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ جب قوم اُن کی سچی بات کو جھٹلا دے یا اُن سے ناحق جھگڑا کرے تو اُس وقت یہ دعا اور نمبر (۱) کی دعا پڑھنی چاہئیے۔ انشاء اللہ کوئی خاطر خواہ فیصلہ ہو جائیگا۔ (۷) فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (القمر ع ۱) سو اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں مغلوب ہوں تو میری مدد فرما (۵۴/۱۰) اس سے لوگوں کو یہ سکھلایا گیا کہ جب وہ دشمنوں سے مغلوب ہو جائیں تو یہ دعا پڑھا کریں تاکہ خدا کی مدد پہنچ جائے۔ (۸) رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ○ اِنَّکَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا (نوح ع ۲) اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑیو اگر تو انہیں چھوڑے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے اور اُن کی اولاد بھی سوائے بدکار ناشکروں کے نہ ہو گی (۷۱/۲۶ و ۲۷) اس دعا سے ایک تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ کافر دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ماں باپ کے اخلاق کا اثر اُن کی اولاد پر بھی پڑتا ہے۔ تیسرے یہ کہ حضرت نوحؑ کو بہت ستایا گیا تھا۔ (۹) رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط (نوح ع ۲)
اے میرے رب مجھے بخش اور میرے ماں باپ کو اور اُس کو جو ایمان لاکر میرے گھر میں داخل ہو۔ اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو (۱/۲۸) خدائی بخشش میں بھی مومن مردوں اور عورتوں کو مساوی رکھا گیا ہے جو حقوقِ مساوات کی بیّن دلیل ہے۔ بلاشبہ مساوی احکام کے ماتحت بھی مسلم خواتین کو مساوی حقوق نہ دینا صریحاً ظلم ہے۔ (۱۰) وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا (نوح ع ۲) اور ظالموں کی ہلاکت ہی بڑھاتا ہو (۱/۲۸) بلاشبہ ظالموں کے لئے عذاب ہی بڑھتا ہے۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا (النباء ع ۱) پس چکھو ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔ (۲/۳۰) اس کے علاوہ یہ آیت ملاحظہ کیجئے۔ ان کے لئے جہنّم کا بچھونا ہے اور اُن کے اوپر (اُسی کے) اوڑھنے اور اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیتے ہیں (۵/۷) ترک یقیناً بڑا بھاری ظلم ہے (۳۱/۱۳)

فصل ۳۔ وہ دُعائیں جو حضرت ابراہیمؑ نے مانگیں

(۱) رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (البقرع ۱۵) اے میرے رب اس کو امن والا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے جو کوئی اُن میں سے اللہ اور پیچھے آنے والے دن پر ایمان لائے (۲/۱۲۶) یہ دُعا مکہ کے متعلق تھی چنانچہ اِسے امن والا شہر قرار دیا گیا۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ

كَانَ اٰمِنًا ؕ (آل عمران ع۱۰) اور جو وہاں داخل ہوا امن والا ہو گیا (۳/۹۶)

(۲) رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؕ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖۗ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراہیم ع ۶) اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا اور مجھے اور میری اولاد کو اس سے بچا کہ ہم بتوں کی پرستش کریں میرے رب! انھوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے سو جو میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہے، اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس اس وادی میں لبسایا ہے جہاں کھیتی نہیں ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قایم کریں سو تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں سے رزق دے

تاکہ وہ شکر کریں۔ ہمارے رب! تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں اور اللہ پر کوئی چیز بھی چھپی نہیں رہتی (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اسمٰعیل اور اسحاق دیئے یقیناً میرا رب دعا کا سننے والا ہے۔ میرے رب! مجھے نماز کا قائم کرنے والا بنا۔ اور میری اولاد میں سے (بھی) ہمارے رب اور میری دعا کو قبول فرما۔ ہمارے رب مجھے بخش اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو (بھی) جس دن حساب قایم ہو (۱۴ع۶)۔ مذکورہ بالا دعاؤں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پہلے حضرت ابراہیمؑ نے کوئی کام کیا۔ مثلاً اپنی اولاد کو وادی میں بسایا پھر اُن کی دینی اور دنیاوی بہتری کے لئے دعائیں مانگیں جس سے یہ سکھلایا گیا ہے کہ پہلے کام کرو پھر دعا مانگو۔ (۳) رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِيْنَ ۙ وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۙ وَاغْفِرْ لِأَبِيْ إِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۙ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۙ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۙ (الشعرآء ع۵) میرے رب مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا اور میرے لئے پچھلوں میں ذکر خیر جاری رکھ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں بنا اور میرے باپ کو معاف فرما وہ گمراہوں میں سے ہے اور مجھے اُس دن رسوا نہ کیجیو جس دن (لوگ) اُٹھائے جائیں جس

دن نہ مال نفع دے گا اور نہ بیٹے مگر جو سلامتی والے دل کے ساتھ اللہ کے حضور آئے (۳۶/۸۹تا۸۲)۔ اس دعا کے ان الفاظ "مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا" سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صالح لوگ اتنا بڑا درجہ رکھتے ہیں کہ اُن کے ساتھ ملنے کی انبیاء بھی خواہش کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت یوسف نے بھی یہی دعا مانگی اور ان الفاظ "میرے لئے پچھلوں میں ذکرِ خیر جاری رکھ" سے مراد خاتم النبیین کی آخری اُمت ہے۔ چنانچہ نماز میں درود شریف پڑھتے وقت ان کا ذکرِ خیر کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں

(۴) رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (والصّٰفّٰت ع۳) میرے رب مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) نیکوکاروں میں سے ہو) ۲۳/۱۰۰۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں صالح اولاد دی جیسا کہ نمبر (۲) کی دعا سے ثابت ہوتا ہے۔ (۵) رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (الممتحنۃ ع۱) اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری طرف انجام کار پھر کر آنا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں اُن لوگوں (کے ہاتھ) سے جو کافر ہیں دُکھ نہ پہنچا اور اے ہمارے رب ہماری حفاظت فرما تو غالب حکمت والا ہے (۶۰/۵-۴)

اس سے ان مسلمانوں کو جو غیر مسلم سے تکلیفیں پا رہے ہوں یہ سکھلایا گیا ہے کہ ایسے وقت میں یہ دعائیں پڑھا کریں تاکہ اللہ اُنکی نجات کا کوئی ذریعہ بنا دے۔

۶۵۸۷

فصل ۴۔ وہ دُعائیں جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ دونوں نے مانگیں

(۱) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (البقرع ۱۵) اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما تو سننے والا جاننے والا ہے اے ہمارے رب اور ہم کو اپنے فرمانبردار بنا اور ہماری نسل سے ایک گروہ اپنا فرمانبردار (بنائیو) اور ہمیں ہمارے حج کے اعمال بتائیو اور ہم پر رحمت سے توجہ فرما تو رحمت سے توجہ فرمانے والا رحم کرنیوالا ہے اے ہمارے رب! اور ان میں انہیں میں سے ایک رسول اُٹھا جو اُن پر تیری آیات پڑھے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور اُن کو پاک کرے تو غالب حکمت والا ہے (پ ۱ آیات ۱۲۷ تا ۱۲۹)

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے یہ دُعائیں اُس وقت مانگیں جب وہ خانہ کعبہ کی بنیادیں اُٹھاتے تھے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پہلے کوئی کام کیا جائے تو پھر دُعائیں مانگی جائیں تاکہ قبولیت کے درجہ کو پہنچیں۔ چنانچہ رسول کے مبعوث ہونے کی دُعا بھی پوری ہو گئی۔ جیساکہ سورہ جمعہ کی دوسری آیت سے۔

فصل ۵۔ وہ دعائیں جو حضرت لوط علیہ السلام نے مانگیں

حضرت لوطؑ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں نبی تھے گویا ایک وقت میں دو نبی تھے۔

(۱) رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ؕ (الشعراء ع ۹) اے میرے رب مجھے اور میرے اہل کو اس سے نجات دے جو یہ کرتے ہیں (۲۶/۱۶۹) چونکہ حضرت لوطؑ کی قوم مردوں کے ساتھ خلافِ وضع فطرت فاحشہ کام کرتی تھی اسلئے ایسی برائی سے بچنے کے لئے یہ دعا مانگی۔ جس سے لوگوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ برے لوگوں کی مجلسوں اور صحبتوں سے بچتے رہیں کیونکہ صحبت کا اثر انسان کے چال چلن پر ضرور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مشہور ہے "تخم تاثیر صحبت کا اثر" (۲) رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ہ (عنکبوت ع ۳) میرے رب مجھے فساد کرنے والی قوم کے خلاف مدد دے (۲۹/۳) اس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے اگر کوئی قوم ان کی ناحق مخالفت کرے تو اس وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ یقیناً اللہ کی مدد کسی نہ کسی طریقہ سے پہنچ کر رہے گی۔ جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام کو پہنچی۔

فصل ۱۴۔ وہ دعائیں جو حضرت یوسفؑ نے مانگیں

(۱) رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ اَصْبُ اِلَیْھِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰھِلِیْنَ ہ (یوسف ع ۴) اے میرے رب قید مجھے اس سے زیادہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اور اگر تو ان کی چال کو مجھ سے نہ پھیر دے تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا (۱۲/۳۳) یہ دعا حضرت یوسفؑ نے اس وقت مانگی تھی جب زلیخا یعنی عزیز کی بیوی نے اس سے یہ کہا کہ یا تو میری خواہش پوری کرو ورنہ قید خانہ میں

جانا پڑے گا یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۔ (یوسف ع) (عزیز کی عورت نے) کہا سو یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں اور میں نے اُسے اس کے ارادے سے پھیرنا چاہا مگر یہ بچا رہا اور اگر جو میں حکم دوں اس نے نہ کیا تو اُسے ضرور قید کر دیا جائیگا اور وہ ذلیل لوگوں میں سے ہوگا ۲۲-۱۲-
آخر اللہ تعالیٰ نے اُن کی مذکورہ بالا دُعا کو قبول کر کے اُنہیں عورتوں کے چرتروں سے بچا لیا جیسا کہ اس آیۃ سے ثابت ہوتا ہے۔ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ سو اُس کے رب نے اُس کی دُعا قبول کی اور اُن کی چال کو اُس سے پھیر دیا (۱۲) جس سے لوگوں کو ایک تو یہ سکھلایا گیا ہے کہ خوبصورت نوجوان گھر میں نوکر نہ رکھا جائے اور دوسرے یہ کہ جو لوگ بدی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ اُنہیں کسی نہ کسی طریقہ سے بدی سے بچا لیتا ہے اور تیسرے یہ کہ بدکاری سے بچنے کے لئے تکلیف کا اُٹھا لینا بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیحؑ نے بھی یہی فرمایا "لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی۔ وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔ پس اگر تیری داہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے

اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے (متی ۵-۲۸و۲۹) مگر افسوس آج کل
تمام مذاہب کے اکثر لوگوں کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ بجائے برائی سے بچنے کے
شوق سے بدی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جیسے مرد عورتوں
پر عاشق ہو جاتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی مردوں پر فریفتہ ہو جاتی ہیں۔ یہ
آیت اس پر گواہ ہے۔ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا۔ اس (یوسف) کی محبت اُس
(عزیز کی عورت) کے دل میں بیٹھ گئی ہے (۱۲/۳) صاف ظاہر ہے کہ دونوں کے
جذبات مساوی ہیں۔ آخر خوبصورتی کس کو پسند نہیں۔ چنانچہ کسی بزرگ کا قول ہے۔
اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ۔ اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے
(۲) فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ٥ (یوسف ع) اے آسمانوں اور
زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے مجھے فرمانبرداری
کی حالت میں وفات دے۔ اور مجھے نیکوں کے ساتھ ملا (۱۲/۱۰۱) اس سے لوگوں
کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ دنیاوی بہتری اور عاقبت بخیر ہونیکی بھی دعا مانگا کریں۔

فصل ۷۔ وہ دعائیں جو حضرت موسیٰؑ نے مانگیں

(۱) قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ (البقرۃ ع) موسیٰ نے کہا میں
اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں میں سے ہو جاؤں (۲/۶۷) یہ دعا حضرت موسیٰؑ
نے اس وقت مانگی جب اُس نے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو انہوں

نے کہا کیا آپ ہم سے ہنسی کرتے ہیں" (پ ۱ ع ۸) جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی سے ہنسی مذاق کرنا جہالت کا کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی ممانعت کی گئی ہے یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ (الحجرات ع ۲) (ایک) قوم (دوسری) قوم پر ہنسی نہ کرے شاید وہ اُن سے بہتر ہوں (پ ۲۶ ع ۱۴) (۲) رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝ (المائدہ ع ۴) اے میرے رب میں سوائے اپنے اور اپنے بھائی کے اور کسی پر اختیار نہیں رکھتا سو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں فیصلہ کر دے (پ ۶ ع ۸) یہ دعا حضرت موسیٰؑ نے اُس وقت مانگی تھی جب اُس کی قوم نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے سے انکار کر دیا تھا یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ پس تُو اور تیرا رب جاؤ اور جنگ کرو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ (پ ۶ ع ۸) جس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ قومی ضروریات کے ماتحت جنگ کرنے سے منہ پھیرنا گویا اپنے آپ کو تباہ کرنا ہے۔ کیونکہ جنگ کئے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ (۳) رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (اعراف ع ۱۸) اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہم کو اپنی رحمت میں داخل کر اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے (پ ۹ ع ۱۵۱) یہ دعا حضرت موسیٰؑ نے اُس وقت مانگی تھی جب آپکی قوم نے آپکی غیر حاضری میں بچھڑے

کو معبود بنا لیا تھا۔ (۴) اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ (الاعراف ع ۱۹) تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ سو ہمیں بخش اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔ (۹/۱۵۵) یہ دعا حضرت موسیٰؑ نے اُن لوگوں کے لئے مانگی جو بچھڑا کے معبود ٹھہرانے میں قصور وار تھے۔ (۵) رَبَّنَا اِنَّكَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ (یونس ع ۹) اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اُس کے سرداروں کو دُنیا کی زندگی میں (بڑی) شان و شوکت اور دولت دے رکھی ہے۔ اے ہمارے رب اسلئے کہ وہ تیرے رستہ سے بھکائیں اے ہمارے رب ان کے مالوں پر جھاڑو پھیر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے سو وہ ایمان نہ لائیں یہانتک کہ دردناک عذاب دیکھیں (۱/۸۸) اس سے ایماندار لوگوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ وہ بھی کافروں کے حق میں جو دُنیا دی شان و شوکت رکھنے کے باوجود خدا کو نہ مانیں اور لوگوں کو گمراہ کریں یہی دُعا مانگا کریں۔

(۶) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ هٰرُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ وَاَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا (طٰهٰ ع ۲)

اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرا کام میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ میری بات کو سمجھ لیں اور میرے ساتھیوں میں سے ایک میرا بوجھ بٹانے والا بنا دے ہارون میرا بھائی میری قوت کو اس کے ساتھ مضبوط کر اور میرے کام میں اسے شریک کر تاکہ ہم تیری بہت تسبیح کریں اور تجھے بہت یاد کریں تو ہمیں ہر حال میں دیکھتا ہے (۲۰ آیۃ ۲۵ تا ۳۵) چونکہ حضرت موسیٰؑ کا اپنی قوم کو فرعون کے ظلم سے آزاد کرانا ایک نہایت اہم کام تھا اس لئے انہوں نے یہ دعائیں مانگیں جس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ اگر کسی اہم کام کو سرانجام دینا منظور ہو تو وہ نہ صرف ایسی دعائیں مانگیں بلکہ اپنے لئے کوئی مددگار بھی رکھ لیا کریں تاکہ کام کرنے میں آسانی ہو۔ (۷) رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْ لِی فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ (القصص ۲۸)

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا سو میری حفاظت فرما سو (اللہ نے) اُس کی حفاظت فرمائی یقیناً وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے کہا میرے رب اس لئے کہ تو نے مجھ پر انعام کیا میں کبھی مجرموں کا مددگار نہ ہونگا ($\frac{۲۸}{۱۷ و ۱۶}$) یہ دعا حضرت موسیٰؑ نے اُس وقت مانگی تھی جب مکا مارنے سے اتفاقاً ایک قبطی مر گیا جس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ مجرموں کا مددگار نہیں ہونا چاہیئے۔ خواہ اپنی قوم کے ہی لوگ ہوں۔ (۸) رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (القصص ۲۱)

اے میرے رب مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے (۲۸/۲۱) یہ دُعا حضرت موسیٰ ؑ نے اُس وقت مانگی جب فرعون کے ظلم سے تنگ آکر مصر کو چھوڑ کر مدائن کی طرف روانہ ہوئے جس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ جب اُن پر کسی حاکم کی طرف سے ظلم ہو تو وہ بھی یہی دُعا مانگیں۔ (۹) رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ہ (القصص ع ۳) اے میرے رب جو بھلائی تو میری طرف بھیجے مَیں اُس کا محتاج ہوں (۲۸/۲۴) یہ دُعا حضرت موسیٰؑ نے مدائن آکر ایسی حالت میں مانگی جب وہ نہ صرف اجنبی بلکہ کھانے پینے کے بھی محتاج تھے جس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے۔ کہ غیر وطن پہنچکر بھی یہ دُعا مانگا کریں۔ تا کہ خدا کوئی بہتری کی صورت پیدا کر دے۔

فصل ۸۔ وہ دُعائیں جو بنی اسرائیل نے فرعون کے ظلم سے تنگ آکر مانگیں

(۱) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ہ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ (یونس ع ۹) اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے لئے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر لوگوں سے نجات دے (۱۰/۸۵، ۸۶) یہ دُعائیں اُن مسلمانوں کو جو غیر مسلم کی حکومت میں رہنے کی وجہ سے اُن کے ظلم کا تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں مانگنی چاہئیں یقیناً کوئی نہ کوئی نجات کی صورت پیدا ہو ہی جائے گی۔ اللہ بہتر حفاظت

فصل ۹۔ وہ دُعائیں جو جادوگروں نے شکست کھا کر مانگیں

جادوگروں نے اُس وقت شکست کھائی تھی جب وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر اپنے جادو میں ناکامیاب رہے تھے اور اللہ پر ایمان لے آئے تھے۔

(۱) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ہ (الاعراف ع۱۴) اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے اور ہمیں مسلمان مار (۱۲۶/۷) یہ دعائیں جادوگروں نے اس وقت مانگیں جب وہ اللہ پر ایمان لے آئے اور فرعون نے ان پر تشدد کرنا چاہا۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ہ (اعراف ع۱۴) میں ضرور تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف طرف سے کاٹ دوں گا۔ پھر میں ضرور تم کو صلیب کی موت ماروں گا (۱۲۴/۷) جس سے لوگوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ اگر وہ کسی حق بات کو پالیں تو پھر مخالفت کی پرواہ نہ کریں جیسا کہ جادوگروں نے نہ کی۔

فصل ۱۰۔ وہ دعائیں جو فرعون کی بیوی نے مانگیں

(۱) رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ہ (التحریم ع۲) اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے (۱۱/۶۶) چونکہ فرعون نہ صرف بنی اسرائیل پر ظلم کرتا تھا۔ بلکہ انہیں مساوی حقوق بھی نہ دیتا تھا اس لئے فرعون کی بیوی نے ایسی دعا مانگی جس سے مسلم خواتین کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ اگر ان کے خاوند ان سے اچھا سلوک نہ کریں یا ان کے مساوی حقوق دبا کر رکھیں تو وہ بھی یہی دعا مانگا کریں کیونکہ کسی کے حقوق دبا کر رکھنا ہی سب سے بڑا گناہ ہے جس کا عذاب بڑا سخت ہے۔

فصل ۱۱۔ وہ دعا جو حضرت شعیبؑ نے مانگی

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ (الاعراف ۱۱)

اے ہمارے رب ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے (۸۹) اس سے رہنمایان قوم کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ اگر ان کے اور ان کی قوم کے مابین کوئی جھگڑا ہو جائے تو یہ دعا مانگا کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کوئی بہتر فیصلہ کر دے۔ اور اُن لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں اللہ سے بہتر فیصلہ نیز (الاعراف ۵۰)

فصل ۱۲۔ وہ دعا جو حضرت ایوبؑ نے مانگی

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ (الانبیاء ع ۶) جب اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے تو ہم نے اس کی (دعا) قبول کی اور جو اُسے تکلیف تھی وہ دور کر دی (۲۱ / ۸۳، ۸۴)

یہ دعا حضرت ایوبؑ نے بیماری کی حالت میں مانگی تھی اور اللہ نے ان کی تکلیف کو رفع کر دیا جس سے لوگوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ دکھ درد کی حالت میں بھی وہ خدا کی طرف رجوع کریں۔ شفا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ دکھوں سے بچانے والا وہی ہے

فصل ۱۳۔ وہ دعا جو حضرت یونسؑ نے مانگی

فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ (انبیاء ع ۶)

پس اُس نے مشکلات میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں اپنے (اوپر) ظلم کرنے والوں میں سے ہوں سو ہم نے اس کی (دعا) قبول کی اور اُسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں (۲۱/۸۸،۸۷) یہ دعا حضرت یونسؑ نے اسوقت مانگی تھی جب وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر چل دئے اور دریا میں ڈال دئے گئے جس سے لوگوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ اگر وہ مشکلات میں پڑ جائیں تو یہ دعا مانگیں اللہ نجات دیگا جیسا کہ حضرت یونسؑ کو دی۔

فصل ۱۴ ، وہ دعائیں جو حضرت سلیمانؑ نے مانگیں

(۱) رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ (النمل ع ۲) اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کیا اور کہ میں اچھے عمل کروں جن سے تو راضی ہو اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے صالح بندوں میں داخل فرما (۲۷-۱۹)

چونکہ حضرت سلیمانؑ نہ صرف اولوالعزم نبی بلکہ عظیم الشان بادشاہ بھی تھے اسلئے ایسی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ جس سے آسودہ حال لوگوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ آسودگی کی حالت میں بھی ایسی دعائیں مانگیں۔ (۲) رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ص ع ۳ ۳۸/۳۵) اے میرے رب میری حفاظت فرما اور مجھے وہ بادشاہت عطا فرما

جو میرے بعد کسی کو شایاں نہیں تو بہت دینے والا ہے۔ چونکہ حضرت سلیمانؑ نے اپنی سلطنت کو بہت عروج دیا تھا اسلئے اُنہوں نے ایسی دُعا مانگی چنانچہ ان کے بعد یہودی قوم میں کوئی بھی اس شان کا بادشاہ نہ ہوا بلکہ اس کی سلطنت کا نام و نشان ہی مٹ گیا۔ کیونکہ ان کا جانشین نہایت ہی نالایق تھا۔ باپ کے دشمنوں سے ہی ملگیا

فصل ۱۵۔ وہ دُعا جو ملکہ سبا نے ایمان لاتے وقت مانگی

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (النمل ع۳)

اے میرے رب مینے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں سلیمان کے ساتھ اللہ جہانوں کے پروردگار پر ایمان لائی (۲۷-۴۴) چونکہ ملکہ سبا مشرکہ تھی اور شرک کو قرآن کریم نے ظلم عظیم قرار دیا ہے یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ یقیناً شرک بڑا بھاری ظلم ہے (لقمان ع۲ ۳۱-۱۳) اسلئے ملکہ سبا نے یہ دُعا مانگی جس سے مشرکوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ سوائے پروردگار عالم کے اور کسی نبی ولی یا پیر کو اپنا حاجت روا نہ سمجھیں۔ اور نہ اُن سے دُعائیں مانگیں۔ کیونکہ جو خود کھانے پینے کا محتاج ہو کر اللہ سے مانگتا ہے وہ اور کی حاجت کیا پوری کرے۔

فصل ۱۶۔ وہ دُعائیں جو حضرت مریمؑ کی والدہ محترمہ نے مانگیں

(۱) رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (آل عمران ۴) اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے

میں نے آزاد کر کے تیری نذر مانا ہے پس مجھ سے قبول فرما کیونکہ تو سننے والا جاننے
والا ہے۔ اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی اولاد کو
شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں (پ۳ ع۱۲) اس آیت کے الفاظ
"اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ" میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس
وقت عمران کی بیوی نے اپنی لڑکی کے لئے یہ دعا مانگی تھی۔ اس وقت ان کا یہ
خیال نہ تھا کہ حضرت مریمؑ ساری عمر کنواری رہیگی بلکہ یہ خیال تھا کہ اس کی شادی
ہوگی اور اس کے ہاں بچے پیدا ہوں گے۔ چنانچہ اللہ نے اُن کی دعا قبول فرمائی۔

فصل ۷۔ وہ دعائیں جو حضرت زکریاؑ نے مانگیں

(۱) رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ
(آل عمران ع۴) اے میرے رب اپنی جناب سے مجھے پاکیزہ اولاد عطا فرما تو دعا
سننے والا ہے (پ۳) (۲) رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ
شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ
وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا ۝
یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا (مریم ع۱)
میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور سر بالوں کی سفیدی سے شعلے مار
رہا ہے اور میرے رب تجھ سے دعا کر کے میں محروم نہیں رہا اور میں اپنے بھائی بندوں
سے اپنے پیچھے ڈرتا ہوں اور میری عورت بانجھ ہے سو اپنے پاس سے کوئی وارث

عطا فرما جو میرا ورثہ لے اور آل یعقوب کا ورثہ لے۔ اور اے میرے رب اسے پسندیدہ بنائیو (۱۹۔ ۴ تا ۶) (۳) اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ (الانبیاء ع ۶) جب اُس (زکریا) نے اپنے رب کو پکارا میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑیو اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے (۲۱/۸۹) چونکہ حضرت زکریاؑ بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور اُنکی کوئی اولاد نہ تھی کیونکہ زوجہ محترمہ بانجھ تھی اس لئے وہ اللہ سے یہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ مجھے کوئی لڑکا عطا فرما۔ آخر اللہ نے اُن کی دعا قبول فرمائی۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ (الانبیاء ع ۶ ۲۱ آیۃ ۹۰) سو ہم نے اُس کی دُعا قبول کی اور اُسے یحیٰی دیا اور اُس کی بیوی کو اس کے بنئے اچھا کر دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ علاج سے بانجھ پن کی رُکاوٹ دُور ہو گئی اور بچہ پیدا ہو گیا جیسا کہ اور بچے دُنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا دُعاؤں سے اُن لوگوں کو جن کے ہاں اولاد نہ ہو بتلایا گیا ہے کہ وہ بھی ایسی دعائیں مانگا کریں۔ اور دُنیاوی اسباب سے بھی کام لیا کریں۔

فصل ۱۸۔ وہ دُعائیں جو حضرت مسیحؑ نے مانگیں

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ (المائدہ ع ۱۵)

اے اللہ ہمارے رب ہم پر آسمان سے کھانا نازل کر وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے پہلوں کے لئے اور ہمارے پچھلوں کے (لئے) اور تیری طرف سے نشان ہو اور ہم کو

رزق دے اور تو ہی بہتر رزق دینے والا ہے۔ (۵/۱۱۴) اس سے یہ سکھلایا گیا ہے کہ تنگدست لوگ یہ دعا بھی مانگا کریں۔ اللہ کشائش دیگا مگر کوشش کرنا شرط ہے چنانچہ اس دعا کے ماتحت بھی حضرت مسیح اور اُن کے حواریوں کے لئے آسمان سے پکّے پکائے کھانے تو نازل نہیں ہوئے۔ البتہ اُن کی اُمت کو رزق کی کشائش دی گئی ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دعاؤں کا پورا ہونا بھی اسباب کے ماتحت رکھا گیا ہے۔ اب جو لوگ کام کئے اور اسباب مہیّا کئے بغیر ہی اپنی دعاؤں کے پورا ہونے کی اُمید رکھتے ہیں وہ دراصل بیوقوفوں کے بہشت میں رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس دعا سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح تو خود روٹی کے محتاج تھے۔ لہذا وہ خدا نہیں ہو سکتے۔

فصل ۱۹۔ وہ دعائیں جو حضرت مسیح کے حواریوں نے مانگیں

(۱) رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (اٰل عمران ع۵) اے ہمارے رب ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے نازل کیا اور رسول کی پیروی کی پس تو ہمیں گواہی دینوالوں کے ساتھ لکھ (۳ آیۃ ۵۲) اس سے ایمانداروں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ اگر کوئی سچی بات کہے تو اُس کے ساتھ مل کر اُس کی تائید کرنی چاہیئے نہ کہ مخالفت۔ کیونکہ ایمانداری اسی کا نام ہے کہ حق بات کی اشاعت کی جائے خواہ لوگ بُرا ہی مانیں۔ آخر حق ہی غالب ہو کر رہے گا۔

فصل ۲۰۔ وہ دعائیں جو عیسائیوں نے مسلمان ہو کر مانگیں

(۱) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا

مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (المائدہ ع)

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے سو تو ہم کو گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے اور ہمارے پاس کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ اور اُس حق پر جو ہمارے پاس آیا ایمان نہ لائیں اور ہم آرزو رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم کو صالح لوگوں کے ساتھ داخل کرے (۵-۶۳ و ۸۴) اس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ اعمال صالحہ کر کے نیک لوگوں میں شامل ہونے کی دُعا مانگا کریں۔ جیسے انبیاء علیہ السلام نے مانگیں۔

فصل ۲۱- وہ دُعائیں جو اصحاب کہف نے مانگیں

(۱) رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (الکہف ع)

اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے بھلائی مہیا کر دے (۱۸/۱) اس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لئے نکلیں تو یہ دُعا پڑھا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہو گی۔

فصل ۲۲- وہ دُعائیں جو جہاد کرنے والوں نے میدان جنگ میں مانگیں

(۱) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرہ ع ۳۲) اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط رکھ اور کافر قوم پر ہمیں مدد دے (۲/۲۵۰) (۲) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(آل عمران ع ۱۵) اے ہمارے رب ہمارے گناہ اور جو ہم سے زیادتیاں ہوئیں ہمیں

بخش دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط رکھ اور ہم کو کافر قوم پر مدد دے (۳-۱۴۶)
اس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ جب وہ جہاد کیلئے میدان جنگ میں نکلیں تو یہ
دُعائیں پڑھا کریں یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمام مشکلیں حل کر دے گا
اور فتح دے گا۔ بشرطیکہ اسباب سے بھی کام لیں مسلمانوں کی گذشتہ جنگیں اس پر گواہ ہیں۔

فصل ۳-۲۳ وہ دُعائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگیں

(۱) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ؕ (الفاتحہ ع) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور
تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (۱-۴)۔ اس دُعا سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ پہلے کوئی
کام کریں پھر خدا کی مدد طلب کریں۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ خدا ہمیشہ
ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی آپ مدد کرتے ہیں۔ چنانچہ مشہور مثال ہے ہمّت
مرداں مددِ خدا یعنی ہمّت کا حامی خدا ہے۔ بلا شبہ کام کئے بغیر خدا کی مدد طلب کرنا
یا بغیر کوشش کئے محض دُعاؤں کے بھروسے پر بیٹھے رہنا اپنے آپ کو ذلیل کرنا ہے۔
کیونکہ اللہ ان لوگوں کی مدد نہیں کرتا جو اس کی راہ میں کوشش نہیں کرتے۔ چونکہ
یہ دُعا سورۂ فاتحہ میں آئی ہے جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے ناظرین کی سہولت
کے لئے نماز پڑھنے کا طریقہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جب نماز پڑھنے کا ارادہ کر لیا
تو پہلے وضو کر لیں۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ
اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا
بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ (المائدہ ع۲) اے لوگو جو ایمان لائے

ہو جب تم نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھو لیا کرو۔
بعد اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں (بھی دھو لیا کرو) ۵/۶
اور عذر کی حالت میں تیمم کر لیا کرو جیسا کہ ذیل کی آیت سے ثابت ہوتا ہے تاکہ نماز
ضائع نہ ہونے پائے۔ کیونکہ نماز کا ضائع کرنا ناخلف ہونے کا نشان ہے (سورہ مریم ع۴)[1]
وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ
مِّنْهُ ؕ اور اگر تم (حالت) جنابت میں ہو تو نہا لیا کرو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا
تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے (ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر
تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اس سے اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر مسح
کر لو (۵/۶) المائدہ ع ۲) (۵/۶) جس کی تہ میں یہ نکتہ ہے کہ نماز ہر حال میں پڑھنی
چاہئیے۔ غرضیکہ جیسی صورت ہو وضو یا تیمم کر کے قبلہ رخ ہو کر پہلے اِنِّیْ وَجَّهْتُ
وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝
میں نے یکسو ہو کر اپنا منہ اُس کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا
کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (الانعام ع ۹ ۷/۸) پڑھے۔ اور اُس

---

[1] پھر انکے بعد ایسے ناخلف جانشین (پیدا) ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشوں کی پیروی کی۔ سو وہ ہلاکت کو پالیں گے (۱۹/۵۹) آجکل اکثر مسلمان اسکے مصداق ہیں

نماز کی نیّت کرے جس کا وقت ہو۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور
اَللّٰہُ اَکْبَرُ "خدا بہت بڑا ہے" کہتے ہوئے اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اور تین
انگلیوں کو اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی کی پیٹھ پر رکھ کر دونوں ہاتھ ناف کے اوپر باندھ لے
اور عورت بھی اسی طریقہ سے نیّت کر کے اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں تک اُٹھا کر
اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے سینے کے اوپر داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لے اور یہ پڑھے۔

ثنا:۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور (شروع کرتا ہوں) تیری حمد کے
ساتھ تیرا نام برکت والا ہے۔ اور تیری شان بلند ہو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

تعوذ:۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

تسمیہ:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام (سے شروع کرتا ہوں) جو نہایت مہربان رحم والا ہے

سورۂ فاتحہ:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے
والا ہے نہایت مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے ہم تیری
ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں تو ہم کو سیدھے رستے پر چلا
ان لوگوں کے رستے پر جن پر تو نے انعام کیا نہ اُن کا (رستہ) جن پر (تیرا) غضب

ملاحظہ حاشیہ بر صفحہ ۴۲

ہوا۔ اور نہ گمراہوں کا۔ پھر آمین "قبول فرما" کہکر یہ پڑھے مگر آمین خواہ آہستہ

(حاشیہ صفحہ ۴۱ ملاحظہ ہو)

لہ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (نساء ع ۹) اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے تو یہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا (یعنی) نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں (کیساتھ) اور یہ اچھے ساتھی ہیں (۴/۶۹) ان گروہوں کے ساتھ شامل ہونے والے صرف مرد ہی نہیں بلکہ عورتیں بھی ہیں کیونکہ یہ "اللہ اور رسول کی اطاعت" کرنے کا ثمرہ ہے صاف ظاہر ہے کہ نیک لوگوں کے رستہ پر چلنے سے نیک نتیجہ ملے گا۔ ؎ اب اکثر مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ بجائے نیک لوگوں کے رستے پر چلنے کے گمراہ لوگوں کے رستے پر چلتے ہیں۔ ؎ نماز میں دعا تو نیک لوگوں کے رستے پر چلنے کی مانگی جاتی ہے مگر اب اکثر مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ گمراہ لوگوں کے طریقے اختیار کر کے اپنے آپ کو ذیل کی حدیث کا مصداق بناتے ہیں۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ (بخاری کتاب الانبیاء) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۴۳)

پڑھی جائے یا بلند آواز سے اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲) کہ نبیؐ نے فرمایا تم ضرور اُن کے رستوں پر چلوگے جو تم سے پہلے تھے (ایسی موافقت ہوگی جیسے) بالشت پر بالشت، اور ہاتھ پر ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسے ہیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ یہود اور النصاریٰ (مراد ہیں) فرمایا اور کون ہیں چونکہ نہ صرف پہلے مشرک یہ کہا کرتے تھے کہ خدا کی اولاد ہے۔ بلکہ ان کی نقل کرکے عیسائی بھی یہ کہتے ہیں کہ خدا نے اپنی قدرت سے حضرت مریمؑ کو حمل کیا لہٰذا مسیح خدا کا بیٹا جس کے ثبوت میں مقدّس انجیل کی اس آیت کو پیش کیا جاتا ہے" وہ (حضرت مریمؑ) روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی" (متی ۱:۱۸) جسکی تردید مذکورہ بالا سورت کے اِن الفاظ "نہ اُسنے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا" سے کی گئی اور اُن لوگوں کو جو ایسا کہتے ہیں جھوٹے قرار دیا گیا ہے۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے: اور کہتے ہیں رحمٰن نے بیٹا بنایا یقیناً تم ایک خطرناک بات کر گذرے ($\frac{19}{88\text{تا}92}$) وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ

اور یہودی کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ اُن کے منہ کی باتیں ہیں یہ اُن کی بات کی نقل کرتے ہیں جو پہلے کافر ہوئے اللہ ان کو ہلاک کرے کہاں سے اُلٹے پھرے جاتے ہیں (۹-۳۰) (باقی مضمون بر صفحہ ۴۴)

٭ یہ نوٹ سورہ اخلاص کے متعلق ہے جو صفحہ ۴۴ پر ہے۔

سورۂ اخلاص :- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠ (الاخلاص ع ۱) کہہ دو وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُس نے (کسی کو) جنا اور نہ وہ (کسی سے) جنا گیا اور نہ کوئی اُس کے برابر کا ہے (۱۱۲-۱تا۴) یا اور کوئی سورۃ جو یاد ہو پڑھے۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔ یعنی گھٹنوں کو اس طرح پکڑے کہ انگلیاں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳:- اس آیت کے ان الفاظ "یہ اُن کے مُنہ کی باتیں ہیں" سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کا بیٹا ٹھہرانے کے متعلق ان کی باتوں میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اللہ پر افترا کرتے ہیں کہ اُسنے اپنی قدرت سے حمل کر کے جنا یہ آیت اس پر شاہد ہے۔ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ دیکھو وہ اپنی طرف سے جھوٹ (بنا کر) کہتے ہیں کہ اللہ نے جنا ہے اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں (والصّٰفّٰت ع ۵ - ۳۷ - ۱۵۱و۱۵۲) بلاشبہ صاحب اولاد ہونا اللہ کی شان کے شایاں نہیں کیونکہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔ اُس کی مثل کوئی چیز نہیں (۴۲-۱۱) جس کی تہ میں یہ نکتہ ہے کہ جب اس کا جوڑا ہی نہیں تو پھر وہ حمل کیسے کرے اور اولاد کیونکر ہو جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہے۔ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ (الانعام ع ۱۳) آسمانوں اور زمین کا عجیب پیدا کرنیوالا۔ اُس کا بیٹا کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ اس کی جورو نہیں (۶-۱۰۲) جس سے اللہ کا بیٹا ٹھہرانیوالوں کو یہ بتلایا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ قادر مطلق کے ہاں بغیر جوڑے

(باقی صفحہ ۴۵)

لہ یہ حاشیہ صفحہ ۴۳ سے شروع ہوتا ہے۔

کشادہ رہیں سر اور پیٹھ ایک سیدھ میں رہیں اور تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ" میرے رب کی ذات پاک اور بزرگ ہے"۔ اور "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" جو کوئی اللہ کی تعریف کرے اللہ سنتا ہے" کہتے ہوئے کھڑا ہو کر "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" "اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں"۔ کہے پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتا ہوا گھٹنوں کو زمین کے ساتھ لگا کر ہاتھ، ناک اور پیشانی زمین پر اس طرح رکھے کہ ہتھیلیوں کی پیٹھ کانوں کی لو کے عین نیچے ہوں اور تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" میرے پروردگار کی ذات پاک اور بلند ہے" اور اللہ اکبر کہتے ہوئے بائیں پاؤں کو بچھا کر اور سیدھے پاؤں کو کھڑا کر کے اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائے اور یہ پڑھے۔ "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ" "اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت دے اور مجھے خیریت سے رکھ اور مجھے رزق دے اور میرے درجات بلند کر اور میری اصلاح کر دے"۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کرے اور تین مرتبہ سجدہ کی تسبیح پڑھے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پہلی رکعت کی طرح پڑھے اور رکوع و سجود پہلی رکعت کی طرح ادا کر کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴:۔ کے بیٹا نہیں ہو سکتا تو پھر کسی اور کی کیا مجال ہے کہ بغیر جوڑے کے بیٹا جن دے۔ کیونکہ جو بات اللہ کیلئے ممکن نہیں، وہ ایک انسان کے لئے کیونکر ممکن ہو سکتی ہے۔

اطمینان سے مذکورہ بالا قاعدے سے بیٹھ کر یہ پڑھے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط درود، سلام اور صلوٰۃ مالی و بدنی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبیؐ تم پر اللہ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں اور سلامتی ہو (اے میرے مولا) ہم پر اور اللہ کے نیکوکار بندوں پر (تیری) سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔

اب اگر دو رکعت والی نماز کی نیّت ہوئی ہے تو اسکے بعد یہ درود ابراہیمی پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اے اللہ تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر رحمت بھیجی بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اس طریقہ سے درود شریف کا پڑھنا خود رسول اللہ صلعم

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اے اللہ برکت دے محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل کو برکت دی بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ نے سکھلایا تھا (بخاری کتاب الانبیاء)

اور یہ دعائیں بھی پڑھے:۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی (دے) اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ؕ

اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے (بھی) اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما یہی دعائیں حضرت ابراہیمؑ نے مانگیں تھیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراہیم ع ۶)

اے ہمارے پروردگار مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمانداروں کو قیامت کے روز بخشدے جس دن حساب قائم ہو (۴۱-۱۴)

اس کے بعد اپنی داہنی طرف منہ کر کے کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ۔ تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

اسی طرح بائیں طرف بھی کہے پھر یہ دعائیں پڑھے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ؕ

میں اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر گناہ کی معافی چاہتا ہوں وہ ہمیشہ زندہ ہے سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ

یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے اور تیری طرف ہی سلامتی رجوع کرتی ہے اے ہمارے رب ہم کو سلامتی سے زندہ رکھ اور ہم کو سلامتی کے گھر میں داخل کر اے ہمارے رب تو برکت والا اور عالیشان ہے اے جلال اور بزرگی والے ۔ چنانچہ نیک لوگوں کو اللہ کا ارشاد ہو گا جنّت میں سلامتی سے امن کی حالت میں داخل ہو جاؤ ۔ (۱۵/۴)

اگر نماز دو رکعت سے زیادہ ہے تو دوسری رکعت میں "عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ" تک پڑھ کر یعنی درود شریف پڑھے بغیر کھڑے ہو جاؤ اگر نماز فرض ہے تو صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر رکوع اور سجدے کرو اگر نماز سُنّت یا نفل ہے تو فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھ کر رکوع اور سجدے کرو اور پھر آخری رکعت میں التحیات درود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دو۔

(۲) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (البقرہ ع ۳۴) اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ خود قایم رکھنے والا ہے ۔ اُس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ کون ہے

جو اس کے پاس بغیر اُس کی اجازت کے سفارش کرے وہ جانتا ہے جو کچھ اُن کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جو وہ چاہے اس کا علم آسمانوں اور زمین پر چھایا ہے اور ان دونوں کی حفاظت اُس پر بوجھ نہیں اور وہ بہت بلند عظمت والا ہے۔ (۲۵۵-۲)

یہ دُعا مسلمانوں کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھنی چاہئیے اور سوتے وقت بھی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ یہ آیت کریمہ آیت الکرسی کے نام سے مشہور ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ یہ زیادہ عظمت والی آیت ہے۔

(۳) اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (آل عمران ع ۳) اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عزّت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں (سب) بھلائی ہے۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تُو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے اور تُو جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ (۳/۲۶،۲۷)

اس دعا سے اہلِ اسلام کو یہ سکھلایا گیا کہ دنیا میں انقلابات لوگوں کے اعمال کی رو سے آتے ہیں جس قوم کے اعمال میں حکمرانی کی صلاحیت ہوگی وہ حکمران ہوکر رہیگی۔ بڑی بڑی قومیں اپنی بداعمالی کی وجہ سے تباہ ہوجاتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی قومیں اپنے صلاحیت والے اعمال کی وجہ سے عروج پر پہنچ جاتی ہیں۔ (۴) حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ (التوبہ ع ۱۶) اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم والا رب ہے (۹/۱۲۹) اس دعا سے تبلیغ کرنے والوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ اگر کوئی تمہاری بات نہ مانے تو پھر یہ دعا پڑھا کریں۔ (۵) رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا (بنی اسرائیل ع ۹) اے میرے رب مجھے سچائی کے داخلہ سے داخل کیجئیو اور سچائی کا نکلنا نکالیو اور مجھے اپنے پاس سے مدد دینے والی قوت دے (۱۷/۸۰) جابر اور ظالم کی حکومت سے ان مسلمانوں کو جو غیر مسلم حاکم کے ظلم اور ستم کی وجہ سے اپنے وطن کو چھوڑنے کے لئے مجبور ہوں یہ دعا مانگنی چاہئیے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دعا کو اس وقت پڑھا جب مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ (۶) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ (طٰهٰ ع ۶) اے میرے رب مجھے علم میں بڑھا (۲۰-۱۱۴)

اس دعا سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ جتنا ہوسکے علم حاصل کریں۔

کیونکہ اس کی کوئی حد نہیں جس میں یہ نکتہ پایا جاتا ہے کہ جو قوم تعلیم یافتہ ہوگی وہی جاہلوں پر حکومت کرے گی۔ جیسا کہ روشنی اندھیرے پر کرتی ہے۔

(۷) رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ط (الانبیاء ع ۷) اے میرے رب حق کے ساتھ فیصلہ فرما (۲۱/۱۱۲) اس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ اگر کوئی ناحق جھگڑا کرے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

(۸) رَبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (المؤمنون ع ۶) اے میرے رب اگر تو مجھے وہ دکھلائے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ میرے رب تو مجھے ظالم لوگوں میں نہ رکھیو ($\frac{۲۳}{۹۴و۹۳}$) اس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ عذاب الٰہی سے بچے رہنے کی دعا مانگا کریں۔ اور ظالم لوگوں سے الگ رہیں۔ (۹) رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ (المؤمنون ع ۶) اے میرے رب میں شیطانوں کی عیب جوئی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئیں۔ (۲۳-۹۷ و ۹۸) اس آیت میں عیب جوئی کرنے والوں کو شیطان قرار دیا گیا ہے جن سے بچنے کے لئے یہ دعا مانگنی چاہیے۔

(۱۰) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (المومنون ع ۶) اے میرے رب میری حفاظت فرما اور رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے ($\frac{۲۳}{۱۱۸}$) مسلمانوں کو ہر نماز کے بعد اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یہ دعا مانگنی چاہیئے۔ اللہ بخشنے والا ہے۔ (۱۱) اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ

وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (الزمر ع۵)

اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے غائب اور حاضر کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں اس بارے میں فیصلہ کریگا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں (۳۹/۴۶)

اس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ آپس کے اختلافی مسائل کے متعلق کوئی جھگڑا نہ کریں۔ کیونکہ فیصلہ قیامت کے دن ہو گا۔ اب جھگڑنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا

(۱۲) أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ (الفلق ع۱) میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کی شر سے جو اُس نے پیدا کی اور تاریک رات کی شر سے جب تاریکی چھا جائے اور عزیمتوں میں پھونکنے والیوں کی شر سے اور حسد کرنے والے کی شر سے جب وہ حسد کرے (۱۱۳- ا تا ۵) اس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ ہر قسم کے شریروں کی شرارت سے ہی خدا کی پناہ مانگا کریں

(۱۳) أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ إِلَٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ (الناس ع۱) میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے معبود کی پیچھے ہٹ جانیوالے کے وسوسہ کی شر سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے جنوں اور انسانوں میں سے (۱۱۴- ا تا ۶) اس دعا سے برادران اسلام کو یہ بتلایا گیا ہے کہ برے وسوسے ڈالنے والوں سے خدا کی پناہ مانگا کریں۔

فصل ۲۴۔ وہ دُعائیں جو فرشتے ایمانداروں کے لئے مانگتے ہیں

(۱) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (المومن ع ۱) اے ہمارے رب تیری رحمت اور علم ہر چیز پر پھیلا ہوا ہے سو اُنہیں بخش جو توبہ کرتے ہیں اور تیرے رستے پر چلتے ہیں اور اُنہیں دوزخ کے عذاب سے بچا اے ہمارے رب اور اُنہیں ہمیشگی کے باغوں میں داخل کر جن کا تُو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔ اور اُن کے باپ دادوں اور اُن کی بیویوں اور اُنکی اولاد میں سے جو نیک ہوں تُو غالب حکمت والا ہے اور اُنہیں برائیوں سے بچا اور جسے تُو آج برائیوں سے بچا لے تو نے اُس پر رحم کیا اور یہ عظیم الشان کامیابی ہے (ربنا و) فرشتے بھی سفارش کرتے ہیں۔ چنانچہ اس دُعا سے مومنوں کو یہ سکھلایا گیا کہ وہ اپنے لئے اور اپنے ماں باپ اور عزیزوں کے حق میں یہ دُعا مانگا کریں۔ تاکہ بُرائیوں سے بچ کر اپنے آپ کو جنّت میں جانے کے قابل بنا سکیں۔ کیونکہ جنّت نیک اعمال سے ملتی ہے۔

فصل ۲۵۔ وہ دُعائیں جو ایمانداروں نے مانگیں

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (البقرع ۴۰) اے ہمارے رب تیری

بخشش رچاہیئے ، اور تیری طرف ہی انجام کار پہنچنا ہے (۲-۲۸۵)
جب انسان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ میں نے خدا کے پاس پہنچنا ہو تو وہ گناہ کرنے سے بچا رہتا ہے
(۲) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ ع ۴۰) اے ہمارے رب ہم کو نہ پکڑ اگر ہم بھول
جائیں یا چوک جائیں اے ہمارے رب اور ہم پر بھاری بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے
اُن پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے اے ہمارے رب اور ہم پر ایسا بوجھ نہ رکھ جس کی
طاقت ہم میں نہیں اور ہمیں معاف فرما اور ہمیں بخشدے اور ہم پر رحم فرما تو ہمارا
کارساز ہے پس ہمیں کافر قوم پر مدد دے (۲-۲۸۶) اس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا
گیا ہے کہ اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یہ دعائیں پڑھا کریں۔ اور کافروں پر فتح پانیکے
وسائل اختیار کیا کریں۔ کیونکہ کوئی قوم بغیر اسباب کے اپنے دشمنوں پر فتح نہیں پا سکتی
(۳) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ
رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ
لَّا رَيْبَ فِيْهِ (آل عمران ع ۱) اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے
دے اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت کی اور اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما
بلاشبہ تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے اے ہمارے رب ضرور تو لوگوں کو اُس

دن کے لئے اکٹھا کرنیوالا ہے جس میں کچھ شک نہیں (۳-۷ و ۸) اس میں یہ سکھلایا گیا ہے کہ ہدایت پانے کے بعد وہ کام کرنے چاہئیں جو خدا کی رحمت کا باعث ہوں۔

(۴) رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران ع۲)

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمارے گناہ بخش اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (آل عمران ع۲)

(۵) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

(آل عمران ع۲۰) اے ہمارے رب تو نے اسے بے فائدہ پیدا نہیں کیا تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب جس کو تو آگ میں داخل کرے یقیناً اُسے تو نے رُسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سُنا ہے جو ایمان کے لئے بلاتا ہے کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لائے اے ہمارے رب سو تو ہمارے قصوروں کو بخش دے اور ہماری بُرائیوں کو ہم سے دُور کردے اور ہم کو راستبازوں کے ساتھ وفات دیجے اے ہمارے رب اور ہمیں وہ عطا فرما جس کا وعدہ تو نے ہمیں اپنے رسولوں کے ذریعہ سے دیا ہے اور قیامت کے دن ہمیں رُسوا نہ کرنا بیشک تو وعدہ کا خلاف

نہیں کرتا (۳-۹۱ تا ۱۹۴) اس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ کائنات عالم پر غور کریں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مغفرت کے لئے دعائیں مانگیں ؎

(۶) رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؕ (نساء ع ۱۰) اے ہمارے رب ہمکو اس لبتی سے نکال جسکے رہنے والے ظالم ہیں اور اپنی جناب سے ہمارا کوئی کارساز بنا اور اپنی جناب سے ہمارا کوئی مددگار بنا (۴-۷۵) یقیناً اللہ کارساز ہے۔ اُن مسلمانوں کو جو کسی غیر مسلم کی حکومت میں تکلیفیں پا رہے ہوں یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں

(۷) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (الاعراف ع) اے ہمارے رب ہم کو ظالم قوم کے ساتھ نہ کیجیو (۷-۴۷) اس سے مسلمانوں کو یہ تبلایا گیا ہے کہ بُروں کی صحبت سے بچتے رہیں کیونکہ بُروں کی صحبت میں رہنے کا انجام اچھا نہیں ہوتا

(۸) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ؕ (مومنون ع ۶) اے ہمارے رب ہم ایمان لائے سو ہمیں بخشدے اور ہم پر رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے (۲۳-۱۰۹) یقیناً اللہ کی رحمت نیکوں کے قریب ہے۔

(۹) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ؕ (الفرقان ع ۶) اے ہمارے رب ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا دے کیونکہ اس کا عذاب بھاری مصیبت ہے وہ (تھوڑا) ٹھہرنے

کے لئے اور (ہمیشہ) رہنے کے لئے بری جگہ ہے (۲۵-۶۵ و ۶۶)

(۱۰) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ (الفرقان ع) اے ہمارے رب ہمیں اپنے جوڑوں سے اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا پیشوا بنا ۲۵/۷۴

اس دعا سے یہ سکھلایا گیا ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں ہی پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ ہوں۔ تاکہ اولاد بھی نیک ہو۔ کیونکہ والدین کے کردار کا اثر اولاد پر پڑتا ہے۔

(۱۱) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (الحشر ع ۱)

اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور ہمارے بھائیوں کی جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں ان کے لئے جو ایمان لائے حسد نہ پیدا ہونے دے اے ہمارے رب تو مہربان رحم کرنیوالا ہے (۵۹-۱۰)

اس سے یہ سکھلایا گیا ہے کہ مومن مومنوں کے ساتھ حسد نہ کریں بلکہ ان کی خیرخواہی اور بھلائی کریں۔ کیونکہ حسد کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

(۱۲) رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (التحریم)

اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لئے کامل کر اور ہماری مغفرت فرما تو ہر چیز پر قادر ہے (۶۶-۸) قیامت کے دن ایماندار یہ دعا مانگیں گے۔ چنانچہ ان کا نور جو ان کے اعمال سے پیدا ہوگا ان کی رہنمائی کریگا۔ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ان کا نور انکے سامنے اور انکی دائیں چلتا

فصل ۲۶۔ وہ دُعائیں جو لوگوں نے مانگیں

(۱) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (البقرہ ع ۲۵) اے ہمارے رب ہمیں دُنیا میں بھلائی (دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (پ ۲ ع ۱۰ ۲۰۱)

(۲) رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ (الاحقاف ع ۲) اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تُو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو دی اور کہ میں نیک عمل کروں جس سے تُو راضی ہو اور میرے لئے میری اولاد کی اصلاح کر میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں (پ ۲۶ ع ۱۵)

بلاشبہ جب تک خدا توفیق نہ دے انسان خدا کی نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اولاد کی اصلاح کے لئے بھی دعا کی گئی ہے اور یہ ایسی حالت کا ذکر ہے۔ جہاں والدین اولاد کو نیک راستہ پر ڈالنا چاہتے ہیں مگر اولاد پرواہ نہیں کرتی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعد ازاں دُکھ اُٹھاتی ہے۔

فصل ۲۷۔ ماں باپ کے لئے دُعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ○ (بنی اسرائیل ع ۳) اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جس طرح اُنہوں نے مجھے بچپن میں پالا (۱۷-۲۴)

اس سے مسلمانوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ والدین کے حق میں دعا مانگا کریں کیونکہ خدا کی عبادت کے بعد والدین سے نیکی کرنے کا حکم ہے۔ یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط (بنی اسرائیل ع ۳) ۔ اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اُس کے سوائے (کسی کی) عبادت نہ کرو۔ اور ماں باپ سے نیکی کرو۔ جو لوگ والدین کے ساتھ نیک سلوک نہیں کرتے وہ تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ کی خدمت کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے ان احادیث پر غور کیجیے (رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَوْ اَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔ رسول اللہؐ نے تین مرتبہ فرمایا کہ "اس شخص کی ناک پر خاک پڑے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ کس کی ناک پر؟ فرمایا" اس شخص کی جس کے والدین یا اُن میں سے کوئی ایک بوڑھا ہو اور وہ (اُس کی خدمت کر کے) اپنے آپ کو جنّت کا مستحق نہ بنائے (مسلم و ترمذی) باپ جنّت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے یہ تمہاری مرضی ہے کہ (باپ کی نافرمانی کر کے) اُس دروازے کو گرا دو یا تابعداری کر کے اُسے محفوظ رکھو (ترمذی) اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ ▪ (ترمذی)

حصّہ دویم — اَدْعِیَۃُ الرَّسُوْل

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (التوبہ ع ۱۳)

اور اُن کے لئے دُعا کر کیونکہ تیری دُعا اُن کے لئے تسکین (کا موجب) ہے (۹/۱۰۳)

وہ دُعائیں جو رسول اللہؐ نے خود پڑھیں اور ایمانداروں کو بھی سکھلائیں۔

۱- اذان سُننے کے بعد کی دُعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ (بخاری کتاب الاذان) اے اللہ اس کامل دعوت اور قائم نماز کے رب محمدؐ کو خاص قرب اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے آپؐ سے وعدہ کیا۔ اور ہمیں قیامت کے دن اُنؐ کی شفاعت نصیب کر۔ یقیناً تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ (ابوداؤد و نسائی اور بخاری)

۲- مسجد میں داخل ہونے کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ■ اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔ (اللہ کی رحمت ہر شئے پر حاوی ہے) (الاعراف ع ۱۹)

۳۔ وضو کرنے کے بعد کی دعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ کَمَا طَھَّرْتَنَا بِالْمَآءِ فَطَھِّرْنَا مِنَ الذُّنُوْبِ ہ اے اللہ جیسے تو نے ہمیں پانی سے پاک کیا ہے ایسے ہی ہمیں گناہوں سے بھی پاک کر۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے کر اور مجھے نیک بندوں میں شامل ہونے کی توفیق دے جنھیں کسی قسم کا ڈر نہیں۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے (جو جنتی لوگوں کا نشان ہے)

۴۔ نماز میں درود شریف پڑھنے کے بعد کی دعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ہ اے خدا میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا پس تو اپنے پاس سے مجھے مغفرت دے اور مجھ پر رحم کرنے والا ہے (بخاری کتاب الصلوٰۃ) (۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَفِتْنَۃِ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے

فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی کے فتنہ سے اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ گناہ اور قرضداری سے تیری پناہ مانگتا ہوں (بخاری کتاب الصلوٰۃ) اسیطرح حاسد کے حسد سے پناہ مانگا کریں۔

۵۔ نماز وتر کی تیسری رکعت میں پڑھنے کی دعائیں

نماز عشاء میں تین رکعت وتر کی ہیں جن کا ادا کرنا واجب ہے اس کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھائیں اور پھر ہاتھ باندھ کر یہ دعائیں پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری تعریف بھلائی کے ساتھ کرتے ہیں اور تیرا شکر بجا لاتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہر اس شخص سے بیزار ہوتے ہیں اور اس سے قطع تعلق کرتے ہیں جو تیری نافرمانی کرتا ہے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں اور تیری طرف

دوڑتے ہیں اور (تیری مخلوق کی) خدمت کرتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بلاشبہ تیرا عذاب منکروں کو پہنچنے والا ہے۔
اگر یہ دعا قنوت کسی کو یاد نہ ہو تو یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی دے۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو سکے تو پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا۔ اے اللہ ہمیں بخش دے۔ یقیناً اللہ کی مغفرت بہت وسیع ہے۔ جیسا کہ اس کا ارشاد ہے۔ کہہ اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ سب ہی گناہ بخش دیتا ہے (۳۹/۵۳) یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

۷۔ نماز پڑھنے کے بعد کی دعائیں

(۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ (بخاری کتاب الصلوٰۃ) عبادت کا مستحق اللہ کے سوا کوئی نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں حکومت اسی کی ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ جو تو دے اس کا روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو روک دے اس کا دینے والا کوئی

نہیں اور مالدار کو اُس کا مال تجھے چھوڑ کر کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ (جد غنا کو بھی کہتے ہیں)

(۲) تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ (بخاری) ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ۔ الحمد للہ اللہ اکبر کہا کرو۔ (کتاب الصلوٰۃ) (۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ (بخاری) اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ خراب عمر تک پہنچایا جاؤں اور میں دُنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں کمزوری اور سستی اور سخت بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (بخاری کتاب الدعوات)

(۴) اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (بخاری کتاب الدعا) اے اللہ میری مدد کر اپنے ذکر اور شکر اور اچھی طرح سے عبادت کرنے پر نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہیں اُسی کے لئے بادشاہی ہے اور اُسی

لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا مُّسْتَقِیْمًا وَّ فَضْلًا دَائِمًا وَّ نَظَرًا رَّحْمَۃً وَّ عَقْلًا کَامِلًا وَّ عِلْمًا نَافِعًا وَّ قَلْبًا مُّنَوَّرًا وَّ تَوْفِیْقًا اِحْسَانًا وَّ صَبْرًا جَمِیْلًا وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا وَّ لِسَانًا ذَاکِرًا وَّ بَدَنًا صَابِرًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّ دُعَآءً مُّسْتَجَابًا وَّ لِقَآءَ اللّٰہِ نَصِیْبًا وَّ جَنَّۃَ فِرْدَوْسًا وَّ نَعِیْمًا مُّقِیْمًا وَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○ اے اللہ میں تجھ سے خواستگار ہوں ایمان مستقیم کا اور فضل دائم کا اور نظر رحمت کا اور عقل کامل کا اور علم نافع کا اور دل روشن کا اور احسان کی توفیق کا اور عمدہ صبر کا اور بڑے اجر کا اور احسان کی توفیق کا اور عمدہ صبر کا اور بڑے اجر کا اور ذکر کرنے والی زبان کا اور بدن صبر کرنے والے کا اور رزق فراخ کا۔ اور کوشش مشکور کا اور گناہ مغفور کا اور عمل مقبول کا اور دعا مستجاب کا اور اللہ کے دیدار کے حصّہ کا اور جنّت فردوس کا اور ہمیشہ کی نعمت کا اور خدا کی رحمت اُس کی تمام خلقت کے بہترین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل اور اصحاب

۷ مسجد سے نکلتے وقت کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَ رَحْمَتِکَ ○ اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں۔

۸۔ تہجد کے وقت کی دعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (بخاری) اے اللہ تعریف تجھ ہی کو سزاوار ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کو اور انکو جو ان میں ہیں قائم رکھنے والا ہے اور تعریف تجھے ہی سزاوار ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور اُن کا جو ان میں ہیں روشن کرنے والا ہے اور تعریف تجھے ہی سزاوار ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور اُن کا جو اُن میں ہیں بادشاہ ہے اور تعریف تجھے ہی سزاوار ہے تو سچا اور تیرا وعدہ سچا اور تیرا ملنا سچا اور تیری بات سچی اور جنت سچ اور دوزخ سچ ہے اور سب پیغمبر سچے ہیں اور (حضرت) محمد سچے ہیں اور قیامت (کا آنا) سچ ہے اے اللہ میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں اور تیری طرف ہی جھکتا ہوں

اور تیری ہی مدد سے مقابلہ کرتا ہوں اور تجھ سے ہی فیصلہ چاہتا ہوں پس میری حفاظت فرما
اس میں جو میں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے رکھا اور جسے پوشیدہ رکھا اور جسے ظاہر کیا تو ہی آگے رکھنے
والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور بچانا اور قوت
پانا اللہ ہی کی مدد سے ہے (کتاب التہجد (بخاری) چونکہ تہجد کا وقت بہت بابرکت
ہوتا ہے کیونکہ اس وقت اللہ کی رحمتیں اور برکتیں بندوں کے قریب ہوتی ہیں
اس لئے یہ دعائیں مانگنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِیْ (بخاری کتاب التہجد) کوئی پرستش کے لائق نہیں مگر اللہ وہ ایک
ہے اس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کی تعریف ہے اور
وہ ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ پاک
ہے۔ اور اللہ بڑا ہے بچنا اور قوت پانا صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے اے
اللہ میری حفاظت فرما۔ (یقیناً اللہ تعالیٰ ہی بہتر حفاظت کرنیوالا ہے (یوسف ع ۸)

۹۔ ماہ رمضان میں نماز تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد کی دعائیں
یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا خَالِقَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ نَوِّرْ
قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا کَرِیْمُ یَا سَتَّارُ یَا
حَلِیْمُ۔ یَا وَھَّابُ یَا رَحِیْمُ یَا تَوَّابُ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ

سُبحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ط سُبحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O اے دلوں اور آنکھوں کے پھیرنے والے اے رات اور دن کے پیدا کرنیوالے روشن کر ہمارے دلوں کو اپنی معرفت کے نور سے۔ اے غالب اے بخشنے والے اے سخی اے پردہ پوش اے بردبار اے بہت دینے والے اے رحم کرنیوالے اے توبہ قبول کرنے والے۔ پاک ہے بادشاہ جو بہت پاک ہے صاحب ملک اور سلطنت کا۔ پاک ہے جو عزّت اور عظمت والا۔ اور دبدبے اور قدرت اور بڑائی اور رعب والا ہے۔ پاک ہے وہ بادشاہ جو زندہ ہے نہ سوتا ہے اور نہ مرتا ہے بہت پاک ہے اور بہت مقدّس ہے رب ہمارا اور فرشتوں کا اور روحوں کا پروردگار ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تجھ سے جنّت چاہتے ہیں اور دوزخ کی آگ سے تیری پناہ مانگتے ہیں تیری رحمت کے طفیل اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۱۰۔ استخارہ کرنے کی دُعائیں

رسول اللہ ؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض

کے علاوہ دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا مانگے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ (بخاری) اے اللہ میں تیرے علم کی بدولت تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے قدرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرا بڑا فضل مانگتا ہوں۔ کیونکہ تُو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اور تُو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تُو غیب کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تُو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین اور میری معاش اور میرے انجام کار کے لئے* فوراً اور آئندہ کے لئے اچھا ہے تو اُسے میرے لئے مقدر کر اور اُسے آسان کر پھر اُس میں برکت دے اور اگر تُو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین اور میری معاش اور میرے انجام کار میں یا کہا میرے کام کے لئے فوراً اور آخر میں بُرا ہے تو اُسے مجھ سے پھیر دے

* یہ لفظ دو مرتبہ کہے

اور مجھے اُس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کر جہاں ہو۔ پھر مجھے اس سے خوش کر دے۔ فرمایا اور اپنی حاجت کا نام لے (کتاب التہجد)

۱۱۔ بستر پر لیٹتے وقت کی دعائیں

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ (مسلم ابوداؤد الترمذی) شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں کھانے کو دیا پینے کو دیا۔ اور ہماری سب ضرورتیں پوری کیں اور ہمیں ٹھکانا دیا بہتیرے ایسے ہیں جنکی نہ ضروریات پوری ہوتی ہیں نہ کوئی اُنکے لئے ٹھکانا ہے

(۲) اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ نَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ (بخاری کتاب الوضو) اے اللہ میں اپنی توجہ کو تیری فرمانبرداری میں لگاتا ہوں اور اپنے سارے کام کو تیرے حوالہ کرتا ہوں اور تجھکو اپنا پشت پناہ بناتا ہوں تیری محبت اور تیرے خوف کی وجہ سے پناہ اور نجات کی جگہ صرف تیرے پاس ہے اے اللہ جس کتاب کو تو نے اُتارا ہے اُس پر اور جس نبی کو تو نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاتا ہوں (لیٹتے وقت بھی دعائیں کرنا مومنوں کی صفت ہے)

۱۲۔ سوتے اور جاگتے وقت کی دعائیں

(۱) بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا

بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ (بخاری کتاب الدعوات) اے اللہ تیرے نام سے ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں اس اللہ کی تعریف ہے جس نے ہم کو مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جی اٹھنا ہے۔ (۲) بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ الصّٰلِحِيْنَ (بخاری کتاب الدعوات) اے میرے رب تیرے نام پر میں نے اپنا کروٹ رکھا اور تیری مدد سے اسے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان روک لی تو اس پر رحم کر اور اگر تو نے اسے بھیج دیا تو اس کی حفاظت فرما اس طریق سے جس سے تو صالحین کی حفاظت فرماتا ہے۔

۱۳۔ غلطیوں کی معافی کی دعائیں

(۱) رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي فِي اَمْرِي كُلِّهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي (بخاری کتاب الدعوات)

اے میرے رب میری غلطی مجھے معاف فرما اور میری لاعلمی اور میری اپنے سب کاموں میں زیادتی اور وہ جسے تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ میری غلطیوں کو بخش دے اور جو میں ارادۃً (نہیں کرسکا) اور میری لاعلمی اور میری بھول اور بیہ

۱۴۔ گناہوں کی بخشش کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى

عَہْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ اغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۝ (بخاری کتاب الدعوات) اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جہانتک میری طاقت ہے میں تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں جو کچھ میں نے کیا اُس کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیرے حضور تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کی ہے اور اپنے گناہوں کا تیرے حضور اقرار کرتا ہوں میری مغفرت فرما کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔ اِس دُعا کے متعلق آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص یہ کلمات ان پر یقین کرتا ہوا دن کو کہے اور اُس دن شام سے پہلے مرجائے تو وہ جنّت والوں میں سے ہے۔ اور جو انہیں رات کو کہے اور ان پر اس کا یقین ہو اور صبح سے پہلے مرجائے تو وہ جنّت والوں میں سے ہے۔ اس لئے برادران اسلام سے التماس ہے کہ اس استغفار کو دن رات پڑھا کریں۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ اللہ سے بخشش مانگو۔ یقیناً وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (۲۹ پ) وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ (المزمل ع ۲)

۱۵۔ مشکل وقت کی دُعائیں

(۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (بخاری کتاب الدعوات) کوئی معبود

نہیں سوائے اللہ کے جو عظمت والا بُردبار ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے
جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرشِ عظیم کا رب ہے۔

۱۶۔ مصیبت کے وقت کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْنِیْ خَیْرًا مِّنْھَا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا
اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ؀ (البقرع ۱۹) اے اللہ مجھے اس مصیبت میں اجر عطا
فرما اور اس کے پیچھے اس سے بہتر عنایت فرما ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی
کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (۲/۱۵۶) سورہ البقرع ۱۹)

۱۷۔ مختلف برائیوں سے خدا کی پناہ مانگنے کی دعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ
لَّا یُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ ھٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ ؀ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے
جس میں عاجزی نہ ہو ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور
ایسے علم سے جس سے نفع نہ ہو ان چاروں سے مجھے بچائے رکھ۔ (الترمذی النسائی)

(۲) تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ
وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ (الشیخان والنسائی) خدا کی پناہ مانگو
کسی بلا (میں مبتلا ہونے) کی تکلیف سے۔ بدبختی کی گرفت سے۔ بُری تقدیر سے
اور دشمنوں کی ہنسی سے (خدا کی پناہ مانگنے کی اصل غرض برائیوں سے بچنا ہے)

۱۸ مجلس سے اُٹھتے وقت کی دُعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا (الترمذی)

اے اللہ اپنا خوف ہمارے (دلوں) میں اتنا ڈال دے کہ وہ ہم میں اور ہمارے گناہوں میں حائل ہو جائے اور اپنی فرمانبرداری اتنی دے کہ وہ ہمیں جنّت میں پہنچا دے اور اتنا یقین عطا کر کہ ہماری دُنیاوی مصیبتیں اس سے آسان ہو جائیں۔ اے خدا ہمارے کانوں آنکھوں اور قوّت سے اس وقت تک ہمیں بہرہ مند رکھ جب تک کہ ہم جیتے رہیں اور ہم میں سے ہمارے وارث بنا اور ہمارا انتقام اس شخص سے لے جو ہم پر ظلم کرے اور اس شخص کے مقابلہ میں جو ہم پر زیادتی کرے ہماری مدد کر اور ہمارے دین میں مصیبت نہ پڑنے دے اور دُنیا کو نہ ہمارا بڑا مقصود اور نہ ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہمارے اوپر ایسے شخص کو مسلّط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

۱۹ سفر جاتے وقت کی دعائیں

(۱) بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی) شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے۔ اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ یا اللہ تجھ سے ہی ہم پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ میرا پاؤں پھسل جائے یا میں گمراہ ہو جاؤں یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ جہالت سے پیش آئے۔

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اَزْوِلَنَا الْاَرْضَ وَھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ (مالک) شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے اے خدا تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور (میری غیر حاضری میں) عیال میں قائم مقام اے خدا زمین کو ہمارے واسطے لپیٹ دے اور سفر کو ہمارے واسطے آسان کر دے اے خدا سفر کی تکلیفوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (۳) بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (ابوداؤد و ترمذی) شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اللہ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں اور اللہ کے سوا کسی میں طاقت و قوت نہیں ہے کہ مجھے برائی سے بچائے اور نیکی کرنے کی توفیق دے۔

۲۰۔ سفر کرنے والوں کے حق میں دعائیں

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ (ابوداؤد)

میں تمہارا دین اور تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کا انجام خدا کے سپرد کرتا ہوں۔

۲۱۔ سفر سے واپسی پر پڑھنے کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ثُمَّ لِیُسَلِّمْ عَلٰی اَھْلِہٖ (ابوداؤد) اے اللہ میں تجھ سے ہی اندر آنے اور باہر جانے میں بھلائی مانگتا ہوں اللہ کے نام سے ہی ہم اندر آتے ہیں اور اللہ کے نام سے ہی ہم باہر جاتے ہیں۔ اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے ہم بھروسہ کرتے ہیں پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔ (چنانچہ اللہ کا بھی یہی ارشاد ہے۔ (النور ع))

۲۲۔ روزہ کھولتے وقت کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ۞ اے اللہ میں نے خاص تیرے ہی لئے روزہ رکھا ہے اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

۲۳۔ کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۞ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جسنے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

۲۴۔ دودھ پینے کے بعد کی دُعائیں

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ○ اے اللہ اس میں برکت دے اور ہم کو اس سے زیادہ بخش (حقیقتاً دودھ بھی اللہ کی ایک نعمت ہے جو پینے والوں کیلئے خوشگوار ہے)

۲۵۔ میزبان کے لئے دُعائیں

(۱) اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ ○ تیرے گھر روزہ دار روزہ کھولیں اور نیک بخت لوگ کھانا کھائیں اور فرشتے تیرے لئے رحمت کی دُعا کریں (ابوداؤد) (۲) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِيْمَا رَزَقْتَھُمْ ○ اے اللہ ان کے رزق میں جو تو نے انہیں دے

۲۶۔ قضائے حاجت کے وقت کی دعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ○ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں پلیدیوں اور ناپاکیوں سے (بخاری)

۲۷۔ وہ دُعائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رض

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ ○ (بخاری کتاب فرض الخمس) اللہ اکبر چونتیس ۳۴ مرتبہ اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ مرتبہ اور سبحان اللہ تینتیس ۳۳ مرتبہ کہو۔ یہ دعائیں اُسوقت سکھلائی گئی تھیں جب حضرت فاطمہ علیہا السلام نے آنحضرتؐ کی خدمتمیں حاضر ہو کر اُس تکلیف کی جو اُنکو چکّی پیسنے سے پہنچتی تھی شکایت کی اور ایک خادم مانگا تو آپؐ نے فرمایا کیا میں

اس سے بہتر بات تم کو نہ بتاؤں جو تم نے مانگا ہے، جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو مذکورہ بالا دعا پڑھا کرو جس کی تہ میں یہ نکتہ رکھا گیا ہے کہ دعا مانگنے سے توجہ اللہ کی طرف ہو جاتی ہے اور تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور کسی نہ کسی طرح مشکل بھی حل ہو جاتی ہے۔ آخر ایک وقت آہی گیا کہ انہیں خادم مل گیا۔

۲۸۔ نکاح کے بعد کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ اٰدَمَ وَحَوَّآءَ وَبَیْنَ مُوْسٰی وَصَفُوْرَآءَ وَبَیْنَ اِبْرَاھِیْمَ وَسَارَۃَ وَبَیْنَ یُوْسُفَ وَزُلَیْخَا وَبَیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وَعَائِشَۃَ الصِّدِّیْقَۃِ وَبَیْنَ عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ رضؓ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط اے اللہ الفت ڈال ان دونوں میں جیسے الفت ڈالی تو نے درمیان حضرت آدمؑ اور حواؑ کے اور حضرت موسیٰؑ اور صفوراؑ میں اور حضرت ابراہیمؑ اور سارہؑ میں اور حضرت یوسفؑ اور زلیخاؑ میں اور درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہؓ میں اور علیؓ اور فاطمہؓ میں اور درود بھیجے اللہ تعالیٰ اپنی بہترین مخلوق محمدؐ اور اس کی آل اور اصحاب اور آپؐ کی تمام بیبیوں پر اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۲۹ - دولہا کے لئے دعا

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ (بخاری کتاب الدعوات) اللہ تجھے برکت دے۔

۳۰۔ دُلہن کے لئے دُعائیں

عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ (بخاری مناقب الانصار)
خیر اور برکت کا موجب ہو اور اچھی قسمت ہو۔

۳۱۔ صحبت کے وقت کی دعائیں

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا
(بخاری کتاب الوضو) اللہ کے نام سے اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور شیطان کو اس سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے (کتاب الوضو) (بخاری)

۳۲۔ بچے کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ (بخاری کتاب العقیقہ) اے اللہ اسے برکت دے۔
حضرت ابوموسیٰؓ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو وہ اسے رسول اللہ کے پاس لائے تو آپ نے یہ دعا دی

۳۳۔ جنگ کے وقت کی دعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ (بخاری کتاب الجہاد)
اے اللہ (کفار کی) جماعتوں کو بھگا دے اے اللہ انہیں شکست دے اور انہیں درہم برہم کر دے۔ (۲) فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا اِنَّ الْاُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا (بخاری کتاب الجہاد) تو ہم پر سکینت اتار اور ہمارے قدموں کو ثابت رکھ جب ہم (دشمن سے) مقابل ہوں انہوں نے ہمارے خلاف

پہلے فساد برپا کر دیا ہے جب وہ فتنہ اُٹھانا چاہتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔
(۳) اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ (بخاری کتاب الجہاد)
اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے اور بادل کو چلانے والے اور (دشمن کے) لشکروں کو شکست دینے والے انہیں شکست دے اور ہمیں ان کے خلاف نصرت دے۔ (۴) مَلَأَ اللّٰہُ بُیُوْتَھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ نَارًا (بخاری)
اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کافر مسلمانوں کو تباہ کرنے کی حسرت نہ صرف گھروں بلکہ قبروں میں بھی لے گئے۔

۳۴۔ جنگ میں کام کرنے والوں کے لئے دُعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ (بخاری کتاب الجہاد) اے اللہ زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کو مغفرت دے۔ (جب انصار اور مہاجرین جنگ احزاب میں صبح کی سردی میں محنت اور بھوک کی حالت میں خندق کھود رہے تھے تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی حالت دیکھ کر یہ دُعا مانگی۔ (۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ قَیْسٍ ذَنْبَہٗ وَاَدْخِلْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا (کتاب الجہاد) اے اللہ عبد اللہ بن قیس کے گناہوں کو بخش دے اور قیامت کے دن ان کو عزت کی جگہ میں داخل کر (بخاری کتاب الجہاد)

۳۵۔ شہیدوں کیلئے دُعائیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ (بخاری کتاب المغازی) اے اللہ عبید ابو عامر کو بخش دے اے اللہ قیامت کے دن ان کو اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر فوقیت دے۔

۳۶۔ جہاد یا حج یا عمرہ سے لوٹتے وقت کی دعائیں[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ (بخاری ابواب العمرۃ) اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اُسی کی ہے اور تعریف کا سزاوار وہی ہے وہ ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے (ہم) رجوع کرنے والے ہیں۔ توبہ کرنے والے۔ عبادت کرنے والے۔ فرمانبرداری کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی نصرت کی اور صرف اُسی نے فوجوں کو بھگا دیا۔ (جنگ احزاب اس پر گواہ ہے)۔

۳۷۔ بیماری کی حالت میں دعائیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ (بخاری کتاب المرضیٰ)

اے اللہ مجھے بخش اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے (بلند) رفیق سے ملا دے۔

[1] کوہ صفا اور مروہ پر چڑھ کر بھی یہی دعائیں مانگیں۔

۳۸۔ زندگی اور موت کے لئے دعائیں

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ (بخاری کتاب المرضیٰ) اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور مجھے وفات دے جب وفات میرے لئے بہتر ہو۔

(بعض لوگ بیماری یا تکلیف کی حالت میں موت کی آرزو کرتے ہیں جس کی ممانعت کے لئے یہ دعائیں سکھلائی گئیں، زندگی خداداد نعمت ہے موت کی دعا مانگنا بے صبری کا نشان ہے)

۳۹۔ بیمار کے لئے دعائیں

اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری کتاب المرضیٰ)

اے سب لوگوں کے رب سختی کو دور کر دے۔ شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔ کوئی شفا نہیں مگر تیری شفا ایسی شفا کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے

۴۰۔ مال و اولاد میں برکت کیلئے دعائیں

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا وَّبَارِکْ لَهٗ (بخاری کتاب الدعوات)

اے اللہ اسے مال اور اولاد دے اور اس کو برکت دے۔

۴۱۔ بارش کے متعلق دعا

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا (بخاری کتاب الاستسقا) اے اللہ (اسے) مفید بارش (بنا دے) (کیونکہ بعض دفعہ بارش سے نقصان بھی ہو جاتا ہے)۔

۴۲۔ کثرتِ بارش کو روکنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا (بخاری کتاب الجمعۃ) اے اللہ ہمارے اِردگرد (بارش) ہو اور ہم پر نہ ہو۔ (اس دعا کا یہ مطلب ہے کہ فی الحال ہمیں بارش کی ضرورت نہیں لہذا ہم پر نہ ہو جہاں ضرورت ہے وہاں ہو)

۴۳۔ حج میں سر منڈوانے اور بال کتروانے والوں کیلئے دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ (بخاری کتاب الحج) اے اللہ سر منڈوانے اور بال کترانے والوں کی مغفرت فرما۔

۴۴۔ نیا چاند دیکھنے کے وقت کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ اے اللہ اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کی ترقی کا باعث بنا اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

۴۵۔ مرغ کی اذان سننے کے وقت کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَنِعْمَتِکَ وَمَغْفِرَتِکَ ۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل، تیری رحمت اور تیری برکت اور تیری نعمت اور تیری بخشش کا سوال کرتا ہوں۔ (رات کا پچھلا حصہ جب مرغ بانگ دیتا ہے نہ صرف تہجد کی نماز بلکہ خدا سے فضل مانگنے کا وقت ہوتا ہے یہ حدیث اس پر گواہ ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یَنْزِلُ

رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْئَلُنِیْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ (بخاری کتاب التہجد)

ابوہریرہ سے روایت کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارا رب برکتوں والا اور بلند ہر رات کو قریب کے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے جب رات کی آخری تہائی رہجاتی ہے فرماتا ہے کون مجھ سے دُعا کرتا ہے کہ میں اسے قبول کروں۔ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے دوں۔ کون مجھ سے بخشش مانگتا ہے کہ میں اُسے بخشوں (اللہ کے نزول سے یہ مراد ہے کہ اس کی رحمتیں اور مہربانیاں بندوں کے قریب ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ دُعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔)

۴۶۔ گدھے کی آواز سننے اور غصّہ کے وقت کی دُعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ (بخاری کتاب بدء الخلق) میں شیطان (مردود) سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ (اسی طرح ہر بُرے شخص سے پناہ مانگنی چاہیئے)

۴۷۔ جمعہ کے خُطبہ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ۔ اے اللہ جس نے محمدؐ کے دین کی مدد کی اس کی مدد کر اور ہم کو ان میں سے بنا اور جس نے محمدؐ کے دین کو رُسوا کیا اس کو رُسوا کر اور ہمیں اُن میں سے نہ بنا۔

۴۸۔ فہم قرآن کے لئے دعائیں

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتٰبَ وَفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَتَاوِيْلَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةَ

(بخاری کتاب العلم) اے اللہ اسے کتاب کا علم دے اور دین کی سمجھ اور تاویل کتاب اور حکمت سکھلا۔ (یہ دعا رسول اللہ ؐ نے حضرت ابن عباسؓ کے حق میں مانگی تھی)

۴۹۔ جنازہ کے لئے دعائیں

نیت:۔ چار تکبیر نماز جنازہ ثناء اللہ تعالیٰ کے لئے درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دعا اس میّت کے لئے پیچھے اس امام کے (پہلی تکبیر) اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ کر یہ پڑھیں۔ (دوسری تکبیر)

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط اے اللہ میں تجھکو تیری پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہوں اور تیری تعریف کیساتھ مبارک ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان اور بزرگ ہے تیری تعریف۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(تیسری تکبیر) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اے اللہ حضرت محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر رحمت بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور اس کی آل پر رحمت بھیجی بیشک

تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے، اے اللہ حضرت محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر برکت بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر برکت بھیجی بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

چوتھی تکبیر، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط

اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں اور ہمارے مُردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں کو اور مَردوں کو اور عورتوں کو اے اللہ تو جسے ہم میں سے زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے تو ہم میں سے وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔ (بلاشبہ وفات کے وقت روح ہی قبض کی جاتی ہو نہ کہ جسم)

اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو بجائے اس دعا کے یہ دعا پڑھے۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔ اے اللہ اس بچے کو ہمارے لئے پیشرو بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنیوالا بنا اور اس کی سفارش قبول فرما۔

اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو یہ دعا پڑھیں ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ۔

دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے صرف ضمیریں الگ الگ ہیں۔ اس چوتھی تکبیر کے بعد
لما مگر افسوس اکثر مسلمان فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کے معنی حضرت عیسیٰؑ کے حق میں وفات دینے کے نہیں کرتے

دائیں بائیں سلام پھیریں۔ سوائے پہلی تکبیر کے باقی تکبیروں میں ہاتھ نہ اٹھائیں۔

۵۰۔ زیارت قبور کے وقت کی دعائیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَّ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ

سلام ہو تم پر اے اہل قبور مومنوں اور مسلمانوں پر تم ہمارے لئے پیشرو ہو۔ اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم اگر خدا نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں۔ اللہ رحم کرے ہم سے پہلے اور پچھلوں پر میں اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت چاہتا ہوں۔ اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے اور ہم پر اور تم پر رحم کرے۔ ایسی دعا مانگنے والا اپنے مرنے کا خیال کر کے نیکی کا کام کرتا ہے

۵۱۔ دعا کی قبولیت کے لئے جلدی نہ کرنا

يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ

تم میں سے ایک شخص کی دعا قبول کیجاتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے (یعنی یوں) کہے کہ میں نے دعا کی مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ (بخاری کتاب الدعوات)

بلاشبہ دعا کا تعلق دل سے ہے اگر دل میں ہی نہ یقین نہ قرار نہ اعتقاد بلکہ دل خدا کی یاد سے غافل ہو تو صرف منہ سے بڑبڑ کر کے دعا کرنا اور پھر یہ کہنا کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی ایک بیجا شکایت ہے۔

حصہ سوئم مَنَاسِکِ حج وَاَدِعیۃُ الحج

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ہ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ ہ

(آل عمران ع ۱۰) پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت دیا گیا اور سب قوموں کے لئے ہدایت ہے اس میں کھلے کھلے نشان ہیں

(۱) خانہ کعبہ کی فضیلت

البیت یا بیت اللہ خانہ کعبہ کا نام ہے جسے مسجد حرام بھی کہکر پکارا جاتا ہے جس کی شہرت اور عزت عرب میں ایسے قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے جس کا پتہ نہیں چلتا صاف ظاہر ہے کہ یہ دنیا کا سب سے پہلا معبد ہے جو برکت دیا گیا اور لوگوں کے لئے ہدایت ہے جس کے متعلق حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کے گھر کو طواف ۔ اعتکاف ۔ رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کردو ۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے ۔ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ط وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی ط وَعَھِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ (البقرہ ع ۱۵)

اور جب ہم نے خانہ (کعبہ) کو لوگوں کے لئے مرجع اور امن بنایا اور ابراہیم کے

مقام کو قبلۂ نماز بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو حکم دیا کہ میرے گھر کو پاک کر دو طواف کرنے والوں کے لئے اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں سجدہ کرنے والوں رکے لئے ۱/۱۲۵۔ اس آیت کے الفاظ "خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے مرجع اور امن بنایا" سے ایک تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس جگہ لوگ تا قیامت جمع ہوتے رہیں گے۔ تاکہ حضرت ابراہیمؑ کی یہ دعا پوری ہوتی رہے۔ رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○ (ابراہیم ع ۶) ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس اس وادی میں لبسایا ہے جہاں کھیتی نہیں ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں سو تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں سے رزق دے تاکہ وہ شکر کریں ۱۴/۳۷ اور دوسرے یہ کہ یہ ہمیشہ امن کا مقام رہے گا۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (آل عمران ع) اور جو یہاں داخل ہوا امن والا ہو گیا ۳/۹۷) کیونکہ یہاں لڑائی اور جھگڑا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرہ ع ۲۴) اور مسجد حرام کے قریب ان سے جنگ نہ کرو ۲/۱۹۱ مقام ابراہیم خانہ کعبہ میں ایک معروف مقام ہے جو چھ ستونوں پر قائم ہے اور آٹھ فٹ بلند ہے وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ

بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ه (الحج ع ۴) اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ (کعبہ) کی جگہ مقرر کر دی کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنیوالوں اور رکوع (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کر۔ ۲۲/۲۴ - اس آیت میں اللہ کا شریک ٹھہرانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشرکوں کو خانہ کعبہ میں آنے سے روک دیا گیا۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ج (التوبہ ع ۴) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو مشرک ضرور پلید ہیں سو اپنے اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آئیں۔ (۹/۲۸) اس آیت کے ان الفاظ "مشرک ضرور پلید ہیں" سے یہ مراد نہیں کہ اُن کے جسم پلید ہیں جن سے مسجد حرام پلید ہو جائیگی بلکہ ان کے عقائد اور اُن کا شرک ناپاک ہے گویا روحانی نجاست مراد ہے اور مسجد حرام کو اللہ تعالیٰ نے توحید کا پاک نشان بنایا ہے جس میں یہ نکتہ پایا جاتا ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ لہٰذا اُس کے عزت والے گھر کا بھی وہی لوگ طواف کریں جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں کیونکہ شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔ ۳۱/۱۳ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ه (لقمٰن ع ۲) دوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ جب مشرک اللہ کی توحید پر ہی ایمان نہیں لاتا تو پھر اس کا کوئی حق نہیں کہ اللہ واحدہٗ لاشریک کے پاک گھر میں داخل ہو۔ بلکہ اُسے تو اُس کے

گھر میں جانا چاہیئے جیسے وہ اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ ہ (المائدۃ ع ۱۳) اللہ نے کعبہ عزت والے گھر کو لوگوں کے لئے قایم رکھنے والا بنایا ہے (۵/۹۷) اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے اس برکت والے گھر کو لوگوں کے لئے قیام کا ذریعہ بنایا ہے چنانچہ بہت سے لوگ نہ صرف حاجیوں اور زائروں سے اپنی روزی پیدا کرتے ہیں بلکہ تجارت کر کے نفع بھی اٹھاتے ہیں گویا خانہ کعبہ لوگوں کے لئے جسمانی اور روحانی قیام کا موجب ہے۔ تاکہ وہ دینی اور دنیوی فائدے اٹھائیں۔

(۲) حج کی فرضیت[1]

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ ہ (الحج ع ۹) ہر ایک قوم کے لئے ہم نے عبادت کا طریق مقرر کیا جس پر وہ چلیں (۲۲/۶۷)

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان ایمان۔ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ میں سے ایک رکن اسلام کا حج بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مالدار اور ذی استطاعت لوگوں کے لئے فرض قرار دیا ہے۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ہ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ہ (آل عمران ع ۱۰) اور لوگوں پر اللہ کے لئے اس گھر کا حج کرنا ہے اس پر جو اس تک راہ پا سکے اور جس نے انکار کیا تو اللہ جہانوں سے بے نیاز ہے (۳/۹۷) اس آیت کے لفظ "استطاع" سے صرف عازم حج کے پاس قیام حجاز کے متوقعہ عرصہ

[1] حج اصل میں زیارت کے قصد کو کہا جاتا ہے اور عرف شریعت میں بیت اللہ کی زیارت کے قصد سے مخصوص ہے

کے لئے مطلوبہ اخراجات کے واسطے کافی روپیہ ہی مراد نہیں بلکہ استطاعت
کے مفہوم میں جسمانی طاقت و توانائی اور صحت بھی شامل ہیں تاکہ وہ حج اور زیارت
کے سلسلہ میں تمام صعوباتِ سفر برداشت کرنے کے قابل ہو سکے۔ ورنہ وہ رفیقانِ
سفر اور حکومت حجاز دونوں کے لئے وبال جان ثابت ہوگا۔ اِسی آیت کے الفاظ
"وَمَنْ کَفَرَ اور جس نے انکار کیا" سے یہ مراد ہے کہ جو نہ مانے یعنی باوجود استطاعت
کے حج نہ کرے یا حج کو فرض نہ جانے تو اللہ ایسے لوگوں سے بے پرواہ ہے۔
جیساکہ اس کا فرمان ہے۔ اِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنْکُمْ (الزمر ۷)
اگر تم ناشکری کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے (۳۹) علاوہ ازیں رسول اللہؐ
نے بھی حج کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہؐ نے فرمایا "جس شخص کو نہ تو کسی ظاہری ضرورت نے روکا ہو نہ
ظالم و جابر بادشاہ نے نہ کسی مانع بیماری نے اور پھر بھی اس نے حج نہ کیا ہو
اور اُسے ایسی حالت میں ہی موت آجائے تو اُسے اختیار ہے کہ وہ یہودی مرے
یا نصرانی ہو کر" (الحدیث دارمی) اس مبارک حدیث کی تفسیر میں خلیفہ ثانی حضرت
عمرؓ کا یہ ارشاد قابل غور ہے "جو لوگ استطاعت اور قدرت رکھنے کے باوجود
حج ادا نہیں کرتے میرا دل چاہتا ہے کہ اُن پر جزیہ (غیر مسلموں والا ٹیکس)
لگا دوں۔ وہ مسلمان نہیں۔ وہ مسلمان نہیں" (۲) وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ
بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ (الحج ع ۴) اور لوگوں میں حج کے لئے پکار دے وہ تیری طرف آئیں گے (کچھ) پیدل اور (کچھ) ہر طرح کی دبلی (سواریوں) پر جو ہر دور کے رستوں سے آتی ہونگی۔ تاکہ اپنے فائدہ کی جگہوں پر حاضر ہوں (۲۲/۲۷) اس آیت میں مسلمانوں پر حج کو فرض کیا گیا ہے۔ نیز اسی آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حج انفرادی۔ اجتماعی اور بے شمار اخلاقی روحانی۔ معاشی اور سیاسی فوائد پر حاوی ہے۔ اب ایسی جگہ کے عظیم الشان اجتماع یعنی سالانہ کانفرنس سے فائدہ اٹھانا مسلمانوں کا اپنا کام ہے۔ اگر ایسے بین الاقوامی اجتماع سے کوئی دینی اور نہ دنیوی فائدہ نہ اٹھایا جائے تو پھر حج کی اصل غرض مفقود ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اسمیں بہت سی سیاسی فوائد بھی ہیں۔

۳۔ حج کا سفر

حج کے سفر سے پہلے مندرجہ ذیل چیزیں نہایت ضروری ہیں۔

(۱) آپ کی جسمانی صحت اچھی ہو کیونکہ خرابیِ صحت کی وجہ سے ارکان حج کا ادا کرنا بہت دشوار ہو جاتا ہے۔ (۲) جائز طور پر کمائے ہوئے روپیہ سے حج کریں۔ کیونکہ ناجائز کمائی اور قرض کے روپیہ سے یا بھیک مانگ کر حج نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ایسا حج ثواب کا کام نہیں دیتا بلکہ عذاب کا موجب ہو جاتا ہے۔ (۳) اپنے افراد کنبہ کے نان و نفقہ کا انتظام کریں تاکہ وہ آپ کی لوٹتی سے لیکر متوقع واپسی تک تنگی کی حالت میں نہ رہنے پائیں۔ (۴) اپنے

اُٹھوائیں اور اُن کا حق نہایت فراخدلی سے ادا کرتے جائیں (۱۰) راستہ میں صدقات ۔ خیرات اور حُسن اخلاق کو ملحوظ رکھیں ۔ اور ہر فحش لغو اور لایعنی حرکت سے اجتناب کریں ۔ (۱۱) چار رکعت والے فرائض دوگانہ پڑھیں نماز مگر سُنّت فجر اور وتر نہ چھوڑیں ۔ تہجّد کی نماز قائم رکھیں ۔ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں قصر کے ساتھ جمع کی جا سکتی ہیں ۔ البتہ فجر کی نماز اکیلی اور اپنے وقت میں ہی ادا کی جایا کرے گی ۔ (۱۲) ہر اونچی جگہ پر تکبیر (اللہ اکبر) اور نیچی جگہ پر تسبیح (سُبحان اللہ) کہتے ہوئے چلے جائیں یہاں تک کہ میقات یعنی احرام باندھنے کی جگہ پہنچیں ۔ مثلاً پاکستانی اور ہندوستانی جب یلملم پہاڑ کے سامنے پہنچیں تو احرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوائیں اور غُسل کر کے خوشبو لگائیں ۔ بعد ازاں الحمد للہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہکر قبلہ رُخ ہو کر مخصوص لباس احرام کے لئے باندھ لیں ۔ اور دوسرے کپڑے اُتار دیں صرف بے سلی چادر اور تہبند نہیں نئے ہوں یا پُرانے لیکن مگر دُھلے ہوئے ہوں) روئی کے ہوں یا اُون وغیرہ کے "سر کھلا رہے" اور حج کی نیّت کر کے یہ تلبیہ کثرت سے پڑھا کریں لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ (بخاری کتاب المناسک) حاضر ہوں ۔ اے میرے مولیٰ حاضر ہوں ۔ حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں ۔ تعریف اور احسان تیرا ہی ہے حکومت تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک ۔

اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے اے زبردست اور بڑی بخشش والے اور تمام عالم کے پالنے والے۔ یہ دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچکر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور ہی سے (استلام) کیجئے اور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے (زیبا) ہیں۔ پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور آگے بڑھئے اور پانچویں چکر کی دُعا پڑھتے ہوئے پانچواں چکر شروع کیجئے۔

۱۵- پانچویں چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ

دُنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (ربع ۲/۲۰۱) زمانہ جاہلیت میں حج سے فارغ ہو کر میلے لگاتے اور ان میں اپنے اپنے باپ دادوں کی بڑائی کا ذکر کرتے اُس کی بجائے اللہ کا ذکر سکھلایا گیا جو حقیقی ترقی کی راہ ہے۔ آج کل مسلمانوں کو بھی یہی فخر ہے کہ ہمارے بڑے بادشاہ یا سید تھے گویا "پدرم سلطان بود" کی رٹ لگاتے ہیں اور اتنا بھی نہیں سوچتے کہ ہم خود کیا ہیں۔ علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ عام طور پر مسلمان دُعا تو یہ مانگتے ہیں کہ اے اللہ دُنیا اور آخرت میں اچھی طرح رکھ یعنی ہم آسودہ حال اور نیک ہو کر رہیں مگر افسوس کا مقام ہے کہ عموماً برادرانِ اسلام ہی نہ صرف قرض دار، غریب

وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهَکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ہَنِیْئَۃً مَرِیْئَۃً لَا نَظْمَاءُ بَعْدَہَا اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعِیْمَہَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْہَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْہَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ط اے اللہ اس دن (کہ جس روز) سوائے آپ کے عرش کے اور کہیں سایہ نہ ہوگا۔ مجھے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دیجیے۔

اور محتاج ہیں بلکہ ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا ہیں صاف ظاہر ہے کہ ایسے مسلمانوں نے ایسی مفید دعا سے بھی کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا۔ حالانکہ اس دعا سے خوش حال اور دین دار ہوکر رہنا سکھلایا گیا ہے۔ اور دُنیا اور آخرت کی بھلائیاں حاصل کرنے کی تعلیم دیگئی ہے۔

۱۶۔ حج سے فراغت پاکر تجارت کرنا جائز رکھا گیا یہ آیت اس پر گواہ ہے۔

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ ط (البقرع ۲۵)

تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب سے فضل کی طلب میں لگو (پ۲ ۱۹۸) نہ صرف مکہ مکرمہ میں تجارت کرنے کو اللہ کا فضل قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ غیر ممالک میں بھی جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ (الجمعہ ع ۲)

(جس دن) کہ سوائے آپ کی ذات کے اور کوئی باقی نہ رہے گا اور مجھے (اپنے پیارے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے حوض کوثر سے خوشگوار اور خوش ذائقہ شربت سے سیراب فرمائیے (جس کے پینے کے بعد) پھر کبھی پیاس کا نام باقی نہ رہے۔ اے اللہ (بیشک) میں آپ سے وہ سب بھلائیاں طلب کرتا ہوں جنھیں آپ کے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے طلب فرمایا اور ان سب برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے آپ کے نبی برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے پناہ مانگی اے اللہ! میں آپ سے جنّت اور اس کی نعمتوں کا (خواستگار ہوں) اور اس قول یا فعل یا عمل کا طلبگار ہوں جو مجھے آپ کی جنّت (الفردوس) سے قریب کر دے اور میں دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں اور اس قول یا فعل یا عمل سے بچنا چاہتا ہوں جو مجھے دوزخ

پس جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو (پ ۲۸) مگر افسوس جس قوم کو ایسی تعلیم دی گئی تھی وہی تجارت میں کم حصّہ لیتی ہے اور وہ قوم جو ایسی تعلیم سے قطعاً ناآشنا ہے وہی تجارت میں زیادہ حصّہ لیتی ہے دوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ بہ نسبت مسلم کے غیر مسلم اللہ کا فضل زیادہ حاصل کرتے ہیں درحقیقت تجارت اُس قوم کی ہوتی ہے جو اپنی صنعت وحرفت کو ترقی دیکر مفید اشیاء تیار کرکے اور کارآمد کلیں ایجاد کرکے لوگوں کو مہیا کرے۔ یورپین اقوام محض تجارت کی وجہ سے حکمران بن گئیں اور برادرانِ اسلام نے حکومت کے زعم میں آکر تجارت کو ہی خیرباد کہہ دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ دونوں کی ذہنیت میں ایک نمایاں فرق ہے۔

کی آگ سے قریب کردے۔ ھدایت:۔ رکن یمانی پر پہنچکر یہ دُعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھئے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دین اور دُنیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے۔ اور ہمیں جنّت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے۔ اے زبردست اور بڑی بخشش والے اور تمام عالموں کے پالنے والے یہ دُعا ختم کر کے حجر اسود پر پہنچکر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دُور ہی سے استلام کیجئے۔ اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع

غور کیجئے کہ ایران۔ عراق اور عرب میں پٹرول اور مٹی کے تیل کی کانیں اور نکالنے والے انگریز اور امریکن۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اسلامی ممالک کے لوگ علم سائنس کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ یہ ایک نہایت ہی مفید علم ہے۔ یہ آیت اس پر شاہد ہے۔ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ج وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ط (البقرہ ۳۷) وہ جسے چاہتا ہے حکمت (سائنس) عطا کرتا ہے اور جس کو حکمت (سائنس) دیجائے تو اُسے بہت دَولت دی گئی ہے ۲۶۹ چنانچہ یورپین قومیں محض سائنس کی بدولت دُنیا بھر کی دولت جمع کر رہی ہیں۔

۷ حج کی قربانی اور ارشادات قرآنی:۔ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط

کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے (زیبا) ہیں پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور آگے بڑھئے اور چھٹے چکر کی دعا پڑھتے ہوئے چھٹا چکر شروع کردیجئے۔

۱۸۔ چھٹے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(البقرہ ع ۲۴) اور حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو پھر اگر تم روکے جاؤ تو جو کچھ

اِنَّ بَیْتَكَ عَظِیْمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِیْمٌ وَّاَنْتَ یَا اَللّٰهُ حَلِیْمٌ كَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ○ اے اللہ مجھ پر آپ کے بہت سے حقوق ہیں جو میرے اور آپ کے درمیان ہیں اور بہت سے حقوق (وہ) ہیں جو آپ کی مخلوق کے اور میرے درمیان ہیں۔ اے مولیٰ اگر ان میں سے آپ کا کوئی حق مجھ سے ادا ہونے سے رہ جائے تو اسے معاف کیجئے اور جو حق تیری مخلوق کا مجھ پر رہ جائے (مخلوق سے) معاف کرانے کا آپ ذمہ لے لیں اور پاک کمائی کی توفیق عطا فرما کر کسبِ حرام سے بے پروا کر دیں۔ اور اپنی فرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائیے اور نافرمانی میں پڑنے سے بچا لیجئے اور اپنے فضل و کرم سے غیروں کا دستِ نگر اور احسان مند نہ ہونے دیجئے۔ اے

قربانی آسانی سے میسر آئے کرو۔ اور اپنے سروں کو نہ منڈواؤ۔ یہاں تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائے پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ دکھ ہو تو اسکا فدیہ روزوں سے یا صدقہ سے یا قربانی سے دے پھر جب تم امن میں ہو تو جو کوئی حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھائے تو جو قربانی آسانی سے میسر آئے کر دے اور جو نہ پائے تو تین دن کے روزے حج میں رکھے اور سات جب تم لوٹ کر آؤ یہ پورے دس ہیں یہ اس کے لئے ہے جس کے اہل مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں اور اللہ کے تقویٰ پر جمو اور جان لو کہ اللہ (بدی کی) سزا دینے میں سخت ہے (پ ۲ / ۱۹۶) اس آیت سے صاف ثابت ہے۔

بڑے سے بڑے بخشنے والے اے اللہ بیشک آپ کا گھر بڑی عظمت والا ہے اور آپ کی ذات بڑی بخشش والی ہے اور اے اللہ آپ بڑے بُردبار اور کرم والے اور بزرگی والے ہیں اور آپ عفو و درگذر کو پسند فرماتے ہیں پس میری خطاؤں کو (بھی) معاف فرما دیجئے۔ **ھدایت**:۔ رُکنِ یمانی پر پہنچکر یہ دُعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھئے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

اے ہمارے پروردگار ہمیں دین و دُنیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے اور ہمیں جنّت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے اے بڑے غالب اور بڑی بخشش والے اور تمام عالم کے پالنے والے۔

کہ قربانی کا دینا صرف اُن حج کرنے والوں پر واجب ہے جو قربانی دینے کی طاقت رکھتے ہوں اور جسے قُربانی دینے کا مقدور نہ ہو وہ دس روزے رکھے۔ اگر قربانی کا دینا حج کرنے والوں کے علاوہ دوسرے مسلمانوں پر بھی اُسی طرح لازمی ہوتا جیسا کہ حج کرنے والوں پر ہے تو پھر نہ دینے والوں کے لئے بھی دس روزے رکھنے کا حکم ہونا چاہئیے تھا۔ علاوہ ازیں اکثر قربانی دینے والوں کا آج کل یہ حال ہے کہ حج کا ادا کرنا تو ایک طرف رہا۔ نماز کے نزدیک بھی نہیں جاتے مگر ہر سال کے بعد قربانی ضرور کر دیتے ہیں جسکی تہ میں یہ غرض ہوتی ہے کہ کسی طرح کھانے کو گوشت

یہ دُعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچکر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور ہی سے استلام کیجئے اور بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلئے (زیبا) ہیں۔ پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور آگے بڑھئے اور ساتویں چکّر کی دُعا پڑھتے ہوئے ساتواں چکر شروع کر دیجئے۔

۱۹۔ ساتویں چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاکِرًا وَّرِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ

مل جائے۔ چنانچہ قربانی کا گوشت غربا اور مساکین میں تو بہت کم تقسیم کرتے ہیں کیونکہ خود اور رشتہ دار ہی ملکر کھا لیتے ہیں۔ حالانکہ قربانی کا اصل مقصد یہ ہے کہ غریبوں اور محتاجوں کو کھلایا جائے۔ کیونکہ انھیں گوشت کھانا بہت ہی کم نصیب ہوتا ہے۔ ذیل کی آیات اس پر گواہ ہیں (۱) وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ فَکُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ (الحج ع ۴) اور مقرر دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر اس پر کریں جو اس نے انہیں چار پائے جانور دیئے ہیں سو ان سے کھاؤ اور تکلیف والے محتاج کو کھلاؤ۔ (۲۲/۲۸) (۲) وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَکُمْ

وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ ط اے اللہ میں آپ کی (رحمت کے وسیلے سے) ایمان کامل اور سچا یقین اور کشادہ رزق (طلب کرتا ہوں) اور ڈرنے والا دل اور (آپ کا) ذکر کرنے والی زبان اور پاک اور حلال ذریعہ کی کمائی (کا خواستگار ہوں) اور خالص (سچی) توبہ اور مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق اور سکرات موت کی آسانی اور مرنے کے بعد مغفرت اور (آپ کی) رحمت (کا اُمیدوار ہوں) اور وقتِ حساب درگذر اور معافی (کا خواہاں) اور جنّت کے حاصل کرنے میں کامیابی اور دوزخ سے

مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥ (الحج ع۵)

اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کے نشانوں سے ٹھہرایا ہے تمہارے لئے اُن میں بھلائی ہے تو اللہ کا نام اُن پر یاد کرو۔ جب (وہ) قطار باندھے ہوئے (ہوں) پھر جب وہ پہلو کے بل گر پڑیں تو اُن سے کھاؤ اور سوال نہ کرنے والے اور سوال کرنے والے کو کھلاؤ۔ اِسی طرح ہم نے اُنہیں تمہارے کام میں لگا دیا ہے تاکہ تم شکر کرو (۲۲/۳۶) مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے

نجات کا طلبگار ہوں۔ اے زبردست حکم والے اے بڑے بخشنے والے اپنی رحمت سے مغفرت فرمائیے اے میرے پروردگار میرے دائرہ علم (دین) کو وسیع فرمائیے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرمائیے۔ ھدایت:۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھئے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دین و دنیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے اور ہمیں جنّت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے۔ اے بڑے غالب اور بڑی بخشش والے (اور اے) تمام عالم کے پالنے والے

کہ ہر سال مکہ مکرمہ میں قربانی کا گوشت بہت بڑی مقدار میں ضائع ہی جاتا ہے اگر اُسے محفوظ کر کے ڈبّوں میں بھر کر دوسرے ممالک کے مسلمانوں میں فروخت کیا جائے تو وہ اسے بڑے شوق سے بطور تبرّک کے خریدیں گے۔ مگر افسوس کئی صدیوں سے مسلمانوں نے ایسے مفید کام کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اسی طرح قربانی کے جانوروں کی کھالیں بھی ضائع ہی جاتی ہیں۔ اگر مکہ معظمہ میں کھالوں کے صاف کرنے اور رنگنے کا کوئی کارخانہ کھول دیا جائے تو یہ بہت ہی نفع رساں کام ہوگا۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ط کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ

(الحج ۵۶)

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور ہی سے استلام کیجئے اور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے (زیبا) ہیں۔ پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور اب ملتزم کے پاس کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھئے۔ **ملاحظہ:۔** حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان جو جگہ ہے اسے ملتزم کہتے ہیں۔

۲۰۔ مقام ملتزم پر پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُوْدِ

(ا) اُن کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں اور نہ اُن کے خون لیکن اُسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے اسی طرح اُس نے اُنہیں تمہارے کام میں لگا دیا ہے۔ تاکہ تم اس پر اللہ کی بڑائی کرو جو اُس نے تمہیں ہدایت دی اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دو (پ۱۷ ع۱۲) اس آیت کے یہ کھلے الفاظ "اللہ کو نہ اُن کے گوشت پہنچتے ہیں نہ خون" صاف ثابت کرتے ہیں کہ اللہ کے پاس کوئی جسم نہیں جا سکتا بلکہ روح ہی جاتی ہے یہ آیات اس پر گواہ ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ■ (البقرہ ع ۱۹) ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (۲/۱۵۶) اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ (والصفت ع ۳)

وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْإِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ
اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ
الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ
بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ
مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْإِحْسَانِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ
قَلْبِيْ وَتُنَوِّرَ لِيْ فِيْ قَبْرِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ ۝ اٰمِيْنَ۔ اے اللہ! اے اس

میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں (۳۳/۹۹) صاف ظاہر ہے کہ ان الفاظ کے کہنے والوں کی ارواح ہی اللہ کے پاس گئی تھیں نہ کہ جسم۔

۱۲۔ حج مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی ایک بیّن دلیل ہے کیونکہ جیسے مرد کھلے چہرے تمام ارکان حج ادا کرتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی مگر افسوس برادرانِ اسلام نے اپنی عورتوں کو اُن مساوی حقوق سے بھی جن کا جا بجا قرآن پاک میں ذکر کیا گیا ہے۔ کئی صدیوں سے محروم کر رکھا ہے جو نہ صرف اُن کے تنزّل کا باعث ہے بلکہ بڑا بھاری ظلم ہے جس کی بنیاد ایک کھلی ناانصافی پر قایم ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مساوی احکام کے ماتحت عورتوں کو بھی یکساں حقوق دیئے ہیں۔

لہ رسولوں کے بھی اللہ درجات ہی بلند کرتا ہے (البقرہ ۲۵۳) کیونکہ اسکی صفت رفیع الدرجات ہے۔

مومن ۴۰/۱۵ رفیع الدرجات ذوالعرش

قدیمی گھر (خانہ کعبہ) کے مالک ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادا کی گردنوں کو اور ہماری ماؤں کی اور ہمارے بھائیوں اور ہماری اولاد کی گردنوں کو دوزخ کی آگ سے آزادی مرحمت فرمائیے اے صاحب جود و کرم رصاحب فضل و عطا سلے (اپنے بندوں پر) احسان فرمانے والے ای اللہ ہمارے تمام کاموں کا انجام بخیر فرمائیے اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچائیے اے اللہ میں آپ کا ایک بندہ ہوں اور آپ ہی کا بندہ زادہ ہوں اور آپ کے مقدس گھر کے زیر سایہ کھڑا ہوں آپ کے گھر کی چوکھٹ سے لپٹ کر گریہ وزاری کر رہا ہوں اور آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں اور آپ کے عذاب دوزخ سے خائف اور لرزاں ہوں، اے ہمیشہ سے ہمیشہ احسان فرمانے والے

یہ آیت اس پر گواہ ہے۔ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(الاحزاب ع ۵) یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور صدق دکھانے والے مرد اور صدق دکھانے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی کرنے

اے اللہ (بیشک) میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ جو ذکر یا آپ کی (حمد وثنا) کروں اسے قبول فرما کر بلندی پر اُٹھائیے اور میرے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا فرما دیجئے اور میرے کاموں میں اصلاح فرمائیے اور میرے قلب کو نورِ معرفت کے ذریعہ پاک وصاف فرما دیجئے اور میری قبر کو میرے لئے منور اور روشن فرما دیجئے اور میرے گناہوں کی مغفرت فرما دیجئے اے اللہ میں آپ سے جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات کا طلبگار ہوں۔ آمین یہ دعا ختم کر کے مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کیجئے اور سلام پھیر کر یہ دعا پڑھیے

۲۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ

والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور بڑا اجر تیار کیا ہے (۳۵:۳۳)

مندرجہ بالا اعلیٰ صفات جو مردوں کو اللہ کے نزدیک بلند مرتبہ پر پہنچاتی ہیں۔ اُن میں عورتوں کو شریک کر کے یہ سکھلایا گیا ہے کہ وہ اللہ کے یہاں مقامات عالیہ حاصل کرنے میں مردوں سے کسی طرح کم نہیں کیونکہ دونوں کو ایک ہی جنس سے

۲۳۔ آخری نبی کا مکۂ معظمہ سے آخری پیغام۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ ذَکَرَ

ذُنُوبِی ۞ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا مِّنْکَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۞ اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً اِلَّا قَضَیْتَھَا وَیَسَّرْتَھَا فَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصّٰلِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَّلَا مَفْتُوْنِیْنَ ۞ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَعَدَ عَلٰی بَعِیْرِہٖ وَاَمْسَکَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِہٖ اَوْ بِزِمَامِہٖ قَالَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا فَسَکَتْنَا حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ سِوٰی اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا فَسَکَتْنَا حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ بِذِی الْحِجَّۃِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّ الشَّاھِدَ عَسٰی اَنْ یُّبَلِّغَ مَنْ ھُوَ اَوْعٰی لَہٗ مِنْہُ ۞ (بخاری کتاب العلم) ابی بکرؓ سے روایت ہے اس نے نبی ﷺ کا ذکر کیا۔

اے اللہ بیشک آپ میری پوشیدہ اور کھلی ہوئی باتوں کو (بخوبی) جانتے ہیں پس گناہوں کی معافی کے بارے میں میری معذرت قبول فرمائیے اور آپ میری حاجت سے (اچھی طرح) واقف ہیں۔ پس جو میری طلب ہے اسے پورا فرما دیجئے یا الٰہی جو (عیوب) میرے نفس میں ہیں آپ خوب جانتے ہیں پس میری خطاؤں سے درگذر فرمائیے اور اے میرے پروردگار (بیشک) میں آپ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو میرے قلب میں پیوست ہو جائے اور ایسا سچا یقین (چاہتا ہوں) کہ میں جان لوں کہ جو (اچھی یا بُری) بات مجھے پیش آئے وہ میرے لئے پہلے سے مقدر تھی اور جو آپ نے میری قسمت میں لکھدیا ہے۔ اس پر مجھے اپنی طرف سے رضائے کامل عطا فرمائیے کہ آپ ہی دنیا و آخرت میں میرے کارساز

آپؐ اونٹ پر بیٹھے تھے اور ایک شخص اس کی نکیل یا باگ تھامے ہوا تھا فرمایا یہ کونسا دن ہے تو ہم چُپ رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کچھ اور نام رکھیں گے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہم نے عرض کیا ہاں حضور فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے تو ہم چپ رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا آپؐ اس کا کچھ اور نام رکھیں گے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہم نے عرض کیا ہاں فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر ایسی ہی حرمت رکھتے ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر میں ہے چاہئیے کہ حاضر غائب کو پہنچا دے ہو سکتا ہے کہ جو موجود ہے وہ ایسے شخص کو پہنچا دے جو اس سے بڑھ کر محفوظ رکھنے والا ہو۔

(اور نگہبان ہیں ستائیے کہ حالتِ اسلام میں موت دیجئے اور اپنے نیک بندوں کے
زمرہ میں شامل فرمائیے اے اللہ اس (متبرک) جگہ (خانہ کعبہ) کے طفیل آپ ہمارے
تمام گناہوں کو بخش دیجئے اور ہماری تمام دشواریوں کو آسان فرما دیجئے اور ہماری تمام
حاجتوں کو پورا فرما دیجئے اور ہمارے تمام کام ہم پر آسان فرمائیے اور ہمارے
سینوں کو (نورِ ہدایت قبول کرنے کے لئے) کھول دیجئے اور ہمارے قلوب کو نورِ معرفت
سے روشن فرما دیجئے اور ہمارے تمام نیک عملوں کو خیر و خوبی کے ساتھ انجام
تک پہنچائیے۔ اے اللہ حالتِ فرمانبرداری میں ہماری موت ہو اور اپنے نیک بندوں کے
زمرہ میں شامل فرمائیے اور (دین و دُنیا) میں رُسوا ہوئے اور فتنوں میں پھنسنے سے
محفوظ رکھئے۔ قبول فرمائیے (یہ دُعائیں) اے دونوں جہان کے پروردگار (قبول فرمائیے)

عَنْ جَرِيرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلْعَمْ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ
فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ (بخاری کتاب العلم)
جریر سے روایت ہے کہ نبیؐ نے حجۃ الوداع میں اسے کہا کہ لوگوں کو چپ کراؤ پھر فرمایا
میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔ (یعنی جو مسلمان ایک دوسرے
کی گردنیں کاٹتے ہیں تو وہ گویا کافروں کے فعل سے مشابہت پیدا کرتے ہیں۔)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ
فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ
وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاِنْ فَعَلْنَ

طوافِ کعبہ کی دُعائیں ختم ہوئیں (یہ دُعائیں اونچی آواز سے نہیں پڑھنی چاہئیں بلکہ آہستہ

استلام:- حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت بڑی احتیاط لازم ہے۔ ایامِ حج میں طواف کرنے والوں کے ہجوم میں (حجرِ اسود کو بوسہ دینے کی غرض سے) بعض حاجی مجمع کو چیرتے پھاڑتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس ہجوم میں عورتیں، کمزور اور بوڑھے اور ضعیف بچے سب ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ اس طرح دوسروں کو تکلیف دیکر حجرِ اسود تک پہنچا گنا ہ اور سُنّت کے خلاف ہے۔ اس لئے اس کا ضرور خیال رہے کہ ایسے متبرک مقام میں آپ کے کسی فعل سے دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ ھدایت (۱) عورتوں کو چاہیئے کہ ایسے وقت طواف

ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللهِ (مُسلم) جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ڈرو اللہ سے عورتوں کے بارے میں کہ تم نے لیا اُن کو خدا کے اماں سے اور حلال کیا اُن کی شرمگاہوں کو اللہ کے حکم سے تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ تمہارے گھر میں کسی دوسرے کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مارو مگر صرف ایسا جس کا اثر نہ ہو اور اُن کا حق تم پر کھلانا اور پہنانا ہے موافق دستور کے اور تحقیق چھوڑ دی میں نے تم میں وہ چیز کہ ہرگز گمراہ نہ ہوگے اس کے ہوتے اگر تم تھامے رہو اس کو جو قرآن میں ہے۔ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍؓ عَنْهُ قَالَ كَانَ اٰخِرُ

کریں۔ کہ مردوں کا ہجوم نہ ہو جس کے لئے اشراق کے بعد یا رات کا وقت موزوں ہے۔

(۲) طواف کرتے وقت بلا ضرورت بات کرنا یا بیٹھ جانا مکروہ ہے اور عورتوں کی طرف نگاہ کرنا یا دھکا دینا سخت گناہ ہے۔ **طواف کی فضیلت** (۲۴)

طواف:۔ خانہ کعبہ کا طواف کرنا بہت بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ان میں نصف یعنی ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں اور چالیس رحمتیں مسجد حرام (خانہ کعبہ) میں نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیسؔ رحمتیں خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والوں کیلئے ہوتی ہیں۔ لہذا حاجی کو چاہیئے کہ ہر ممکن وقت میں طواف کر کے ثواب حاصل کریں۔

كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔

(ابوداؤد) حضرت علیؓ ابن ابوطالب روایت کرتے ہیں کہ آخری کلام رسول اللہؐ کا یہ تھا کہ نماز (پڑھو) نماز (پڑھو) اور اپنے غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو (یعنی ان کے ساتھ ناحق نہ کرو) آنحضرت صلعم کی مذکورہ بالا نصیحتوں کو عام طور پر برادران اسلام نے اتنا بھلا رکھا ہے کہ بجائے ان پر عمل کرنے کے علانیہ ان کے خلاف جاتے ہیں یہاں تک کہ نماز بھی نہیں پڑھتے حالانکہ کفر اور اسلام میں نماز کا ہی فرق رکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں جب اپنی عورتوں کو وہ حقوق جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے انہیں دے ہیں۔ نہیں دیتے تو پھر اوروں سے کیا سلوک کریں گے۔ بلاشبہ جناب رسالتماب حضرت محمد مصطفیٰ

۲۴ زمزم پینے کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً

اے اللہ میں تجھ سے علم نافع رزق واسع اور ہر مرض سے شفا کا طالب ہوں اور قلب خاشع اور اچھی اولاد عطا فرما۔

---

۲۵ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں کیونکہ آپکی نبوت سے دین اسلام مکمل ہو چکا ہے یہ آیت اس پر گواہ ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (مائدہ ع ۱) آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ خواہ پرانا ہو یا نیا تشریعی ہو یا غیر تشریعی۔ کیونکہ آپؐ کے بعد کسی کو آنا ہی نہیں جس پر ایمان لانا پڑے۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝ سو اس کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے (الاعراف ع ۲۳) چونکہ حضرت محمد مصطفےٰؐ کی بعثت اور وفات اس زمانہ میں ہوئی جبکہ تمام انبیاءؑ اس دنیا سے گذر چکے یعنی وفات پا چکے تھے ان آیات پر غور کیجئے۔ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ؕ (المائدہ ع ۱۰) مسیح ابن مریم صرف رسول ہے اس سے پہلے رسول گذر چکے ($\frac{5}{75}$) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ؕ (ال عمران ع ۱۵) اور محمد ایک رسول ہی ہے۔ اس سے پہلے رسول گذر چکے ($\frac{3}{144}$) "گذر چکے" کے الفاظ صاف ثابت کرتے ہیں کہ تمام رسول وفات پا گئے اور اب کوئی نبی دنیا

۲۷۔ زیارت مدینہ منوّرہ کی دعائیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَکَ دَارَ السَّلَامِ ط تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ۝ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝[1] شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کا نام لیکر جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ آپ کا نام سلام ہے اور (ہر قسم کی) سلامتی آپ ہی (کی جانب سے ہے) اور آپ ہی کی جانب سلامتی کے ساتھ لوٹیں گے پس اے ہمارے پروردگار ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھئے اور (سلامتی کے ساتھ) اپنے گھر دار السلام میں داخل فرمائیے

ہیں وہ پھر بعض انکے جیسے نبوت سے معزول کر کے مجدد بنا دیا جائے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام نبیوں کی وفات کے بعد مبعوث فرمایا اور بعد ہی وفات دی۔ تاکہ کسی نبی کو یہ کہنے کی جرأت نہ پڑے کہ میں رسول اللہؐ کی وفات کے بعد زندہ رہا۔ لہذا میں آخری نبی ہوں۔

[1] بلاشبہ جو قرآن مجید کی تعلیم پر عمل نہیں کریگا وہ نقصان ہی اُٹھائے گا

اے ہمارے پروردگار، آپ بڑی برکت والے بڑے مرتبے والے اور ذی عزّت اور بزرگی والے ہیں، اے میرے پروردگار (مکّہ چھوڑنے کے بعد) مجھے (مدینہ میں) اچھی طرح داخل فرمائیے اور جب مکّہ سے روانگی ہو تو خیر وخوبی کے ساتھ اچھی طرح نکالئے اور اپنے یہاں سے مجھے (دشمنوں پر فتحیابی کے ساتھ غلبہ دیجئے۔

(اے پیغمبرؐ) فرما دیجئے کہ (دین) حق آیا اور (دین) باطل نیست ونابود ہوا (اور) باطل تو (بیشک) نیست ونابود ہونے والا ہی تھا۔ اور قرآن شریف کے ذریعہ سے ہم وہ چیزیں نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہیں اور نافرمانوں کے حق میں ان سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔

۲۸۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر حاضر ہو تو مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ اگر جگہ مل جائے تو "ریاض الجنۃ" کے حصّہ میں نماز نفل ادا کرے اور نماز کے بعد یہ دُعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ شَرَّفْتَهَا وَكَرَّمْتَهَا وَمَجَّدْتَّهَا وَعَظَّمْتَهَا وَنَوَّرْتَهَا بِنُوْرِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهٗ وَمَاٰثِرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَتِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ وَاَمِتْنَا عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ

وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ اے اللہ یہ روضۂ (مبارک) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جسے آپ نے (بہت بڑا) شرف بخشا ہے اور بہت فضیلت اور بزرگی عطا فرمائی ہے اور اس کا مرتبہ (بہت ہی) بلند کیا ہے اور اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے اسے منور فرمایا ہے۔ اے اللہ جیسا کہ آپ نے ہمیں دنیا میں حضورؐ کے روضۂ اقدس تک پہنچایا ہے اور اسکی زیارت سے مشرف فرمایا اور ان کی بزرگ ترین نشانیوں (اور خوبیوں سے مالامال کیا) تو اے مولیٰ ہمیں آخرت میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہ فرمائیو اور قیامت کے دن ان ہی کے زمرہ (اور ساتھیوں میں) میرا حشر فرمائیو۔ ان ہی کے جھنڈے کے نیچے (کھڑا کیجیو) اور ہماری موت بھی ایسی حالت میں ہو کہ آپ کی محبت میں (قربان ہوں) اور آپ کی سنت پر (فدا ہوں) اور آپ کی قرارگاہ حوض (کوثر) سے ایک ایسا جام (شراب طہور) آپ کے دست مبارک سے پلوائیے جس کے (پینے کے بعد) کبھی پیاس کا نام ونشان باقی نہ رہے (اے اللہ) بیشک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرے اور یہ کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيْبَنَا وَقُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَمَالَ مُلْكِ اللهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ عَرْشِ اللهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللهِ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِيْ حَقِّكَ الْعَظِيْمِ، وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ يَا طٰهٰ يَا يٰسٓ يَا بَشِيْرُ يَا سِرَاجُ يَا مُنِيْرُ يَا مُقَدَّمَ جَيْشِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَهَا اَنَا يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِيْ وَمِنْ عَمَلِيْ وَمُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِيْرًا بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فَاشْفَعْ لِيْ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا سِرَاجَ الظُّلْمَةِ اَجِرْنِيْ بِهٖ يَا اللهُ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَقَصَدْنَاكَ

رَاغِبِیْنَ وَعَلٰی بَابِكَ الْعَالِیْ وَاقِفِیْنَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِیْنَ فَلَا
تَرُدَّنَا خَائِبِیْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِیْنَ یَا
سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَۃَ وَاَسْئَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی
لَكَ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ
وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَالشَّفَاعَۃَ الْعُظْمٰی فِی الْیَوْمِ الْمَشْهُوْدِ (شعر)
یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرَابِ اَعْظُمُہٗ فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ
الْقَاعُ وَالْاَکَمُ نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ فِیْہِ الْعَفَافُ
وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ اَنْتَ الْحَبِیْبُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَنْتَ
الشَّفِیْعُ یَا شَفِیْعَ اللّٰہِ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ اَنْتَ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُكَ
عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ مَا شَهِدُ اَنَّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ
وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ وَجَلَیْتَ الظُّلْمَۃَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
حَقَّ جِهَادِہٖ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰی اَتَاكَ الْیَقِیْنُ جَزَاكَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْ وَالِدِیْنَا وَعَنْ الْاِسْلَامِ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَنَسْئَلُكَ
الشَّفَاعَۃَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْعَرْضِ یَوْمَ الْفَزَعِ
الْاَکْبَرِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ
سَلِیْمٍ اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِجِیْرَانِنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَ

لِاُسْتَاذِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَقَلَّدَنَا عِنْدَكَ بِدُعَاءِ الْخَيْرِ عِنْدَ الزِّيَارَةِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسُلْطَانَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اے نبی (معظم) آپ پر (حق تعالیٰ کی طرف سے) سلام نازل ہو (آپ سب کے) سردار ہیں واجب الاحترام ہیں اور بہت بڑے رسول ہیں (اور مخلوق پر بڑی) شفقت اور مہربانی فرمانے والے ہیں اور (آپ پر) حق تعالیٰ کی (ہزارہا) رحمتیں اور برکتیں (نازل ہوں) اے ہمارے سردار اور ہمارے نبیؐ اور ہمارے محبوب اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور اے اللہ کے رسول آپ پر (بیشمار) درود وسلام نازل ہوں اور (بار بار) آپ پر رحمت وسلام نازل ہو اے نبی اللہ (پھر) آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل ہو اے حبیب اللہ اور اے خدا کے ملک کی (زینت وجمال) آپ پر رحمت وسلام نازل ہو (اور) اے عرش الٰہی کے نور آپ پر درود وسلام نازل ہو (اور) اے مخلوق الٰہی میں سب سے بہتر اور افضل (ہستی) آپ پر (بے شمار) رحمت وسلام نازل ہوں۔ اور اے دربار خداوندی میں گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آپ پر درود اور سلام نازل ہوں۔ اور اے وہ (مقدس ہستی) جسے حق تعالےٰ نے تمام عالم کے لئے رحمت (ہی رحمت بنا کر) بھیجا آپ پر (ہزاروں ہزار) صلوٰۃ وسلام نازل ہوں اور بیشک آپ کے بلند مرتبہ کے) بارے میں حق تعالیٰ

نے فرمایا کہ اگر یہ (گنہگار) لوگ جب (گناہوں کا ارتکاب کر کے) اپنے نفسوں پر ظلم کریں (پھر) اس وقت آپ کے پاس آئیں اور (گناہوں کی معافی کے لئے) اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کریں اور (آپ جیسے شفیق) رسول (کریم بھی) ان کیلئے معافی کے خواستگار ہوں تو آپ یقیناً حق تعالیٰ کو بڑا معاف کرنے والا اور مہربان پائیں گے۔ آپ پر (بے انتہا) رحمت و سلام نازل ہوں اے (پیارے) محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ابن ہاشم۔ اے طٰہٰ۔ اے یاسین اے خوشخبری لانے والے اے چراغ (ہدایت) اے نور ایمان سے (تمام عالم کو) منور فرمانے والے اے انبیا اور رسولوں کے گروہ کے سالار اور اے ہمارے سردار (اور) اے اللہ کے (برگزیدہ) رسول دیکھئے میں اپنے گناہوں (اور برے) اعمال سے بھاگ کر آپ کے (قدموں میں) حاضر ہوا ہوں آپ کی شفاعت کی اُمید لیکر اور آپ کی پناہ میں آجانے کے لئے حق تعالیٰ کے سامنے، تو اے اُمت کے گناہوں کو بخشوانے والے (اللہ تعالیٰ کے سامنے) میری سفارش فرمائیے اے اندھیرے کو اجالے سے بدلنے والے (اور گمراہی) و ظلمت کے چراغ میری شفاعت فرمائیے۔ اے مولیٰ مجھے ان (اپنے حبیب پاک) کے طفیل سے دوزخ کی آگ سے بچا لیجئے۔ اے نبی (مجسم) رحمۃ اے خدا کے رسول! ہم زیارت کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور بڑے شوق و محبت کے ساتھ آپ کے (دربار میں) ارادہ کر کے حاضر ہوئے ہیں اور آپ کے رفیع الشان

دروازہ پر (دست بستہ) کھڑے ہیں اور آپ کے مراتب عالیہ کو کسی قدر سمجھ رہے ہیں تو (آپ) ہم غلاموں کو (محروم اور) خالی ہاتھ نہ لوٹائیں اور نہ اپنی شفاعت کے دروازے سے محروم (واپس فرمائیں) اے میرے سردار خدا تعالیٰ کے رسول ہیں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں اور پروردگار عالم سے طلب کرتا ہوں آپ کے لئے (سب سے بڑا) وسیلہ اور فضیلت اور مراتب عالیہ اور مقام محمود اور حوض (کوثر جس پر جنتی لوگ) جاکر اتریں گے اور سب سے بڑی شفاعت کا حق قیامت کے دن اے تمام مخلوق میں سے سب سے بہتر (اور مقبول) ہستی جن کی ہڈیاں خاک میں دفن ہوئیں اور ان کی پاکیزگی سے (زمین) کے ٹیلے اور میدان بھی پاک ہو گئے میری جان فدا ہے اس قبر پر جس میں آپ قیام فرما ہیں پاکدامنی اسی قبر میں ہے اور سخاوت اور بزرگی اسی میں ہے آپ ہی ہمارے محبوب، اے حق تعالیٰ کے پیارے آپ ہی (ہمارے) بخشوانے والے ہیں اے اللہ تعالیٰ کے شفیع۔ آپ ہی مختار ہیں، آپ تو وہ ہیں کہ آپ ہی کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے پل صراط پر جب کہ قدم ڈگمگانے لگیں۔ اے خدا تعالیٰ کے (برگزیدہ) رسول میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے (پروردگار) کا پیغام پہنچا دیا اور (رسالت کی) امانت کو (کما حقہ) ادا کر دیا اور امت کو (پوری پوری) نصیحت فرما دی اور ظلمت کو دور فرما دیا (اور تاریکی کو روشنی سے بدل دیا) اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایسی کوشش کی جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اور

اپنے پروردگار کی اتنی عبادت کی کہ اس کی راہ میں وصال ہوا۔ حق تعالیٰ آپکو ہم سب کی اور ہمارے ماں باپ کی اور تمام (اہل) اسلام کی طرف سے بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائیے اور ہم آپ سے شفاعت کے طلبگار ہیں یہ کہ آپ حق تعالیٰ کے سامنے ہماری (مغفرت) کے لئے سفارش فرمائیں قیامت کے روز اور بڑی گھبراہٹ کے دن جس دن نہ مال کچھ کام آئیگا نہ اولاد (مگر ہاں وہی کام آئیگا) جو حق تعالیٰ کے سامنے (خلوص اور) سچے دل سے لیکر آئے (اے خدا کے حبیب! دربار الٰہی میں) ہمارے لئے شفاعت فرمائیے اور ہمارے ماں باپ کے لئے اور ہمارے ہمسایوں کے لئے اور ہمارے بزرگوں کیلئے اور ہمارے اُستادوں کیلئے اور اس کیلئے جس نے ہمیں آپ کے سامنے (روضۂ اطہر کی) زیارت کے وقت دُعاءِ خیر سکھائی اور بتائی اے انبیاء اور رسولوں کے شہنشاہ! آپ پر درود وسلام اور حق تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

۲۹۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی جانب لوٹے اور یہ آیات پڑھے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ اَنْ تَرْزُقَنِیْ اِیْمَانًا كَامِلًا ثَابِتًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَعِلْمًا نَافِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّوَلَدًا صَالِحًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّحَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّصَبْرًا جَمِیْلًا وَّاَجْرًا عَظِیْمًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ وَجَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَتَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط

بیشک تمہارے پاس ایک رسول تشریف لائے ہیں جو تم ہی میں سے ہیں ان (کے دل) پر وہ چیز بہت گراں ہے جو تمہیں تکلیف دے (اور یہ) تمہاری بھلائی کے بڑے خواہشمند ہیں اور مومنوں پر شفقت فرمانے والے مہربان ہیں۔ اب بھی اگر یہ لوگ پھر جائیں (اور آپ کی ہدایت اور نصیحت کو قبول نہ کریں) تو فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بہت کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ بیشک حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ کی (ذات اقدس) پر درود اور سلام بھیجو۔ اے اللہ! اپنے (اُن پیارے نبی پر) رحمت اور سلام اور برکت نازل

فرمائیے۔ اے مولا میں آپ سے ان (مقبول اور برگزیدہ) نبی کی حرمت (کے واسطے) طلب کرتا ہوں کہ آپ مجھے پائیدار اور کامل ایمان نصیب فرمائیے جس کی وجہ سے آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں میرا دل لگا رہے اور سچا یقین (عطا فرما) تاکہ میں سمجھ لوں کہ مجھے صرف وہی ملے گا (اور صرف اسی قدر) پہنچے گا جتنا آپ نے (میری قسمت میں) لکھ دیا ہے اور علم نافع (عطا فرما) اور (خدا تعالیٰ سے) ڈرنے والا دل۔ اور ذکر الہٰی میں مشغول رہنے والی زبان اور اولاد صالح اور روزی وسیع (و بافراغت) اور حلال و طیب اور سچی توبہ اور صبر جمیل (عطا فرما) اور ثواب عظیم اور عمل صالح (جو مقبول ہو) اور وہ تجارت جس میں کبھی نقصان نہ ہو (مقدر فرما) اے نورٌ علیٰ نور اے دلوں کے بھید جاننے والے مجھے اور تمام مسلمانوں کو گمراہی کے (اندھیروں سے نکال کر نور و ہدایت کی طرف پہنچا دے دنیا میں بھی اور آخرۃ میں بھی اور مجھے ایسی حالت میں موت دیجئے کہ میں مسلمان (کامل) ہوں (اور مرنے کے بعد) مجھے صالحین اور مقبول بندوں میں) شامل فرمائیے محض اپنی رحمت کاملہ سے۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔ اور تمام عالم کے پالنے والے۔

۴۳۔ دربارِ نبویؐ کی حاضری

دربارِ خداوندی کی حاضری کے ساتھ ہی دربارِ نبویؐ کی حاضری بھی کس قدر اہمیت رکھتی ہے، جہاں حق تعالیٰ کے سب سے پیارے اور سب سے بڑے

اور سب سے آخری پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آرام فرما ہیں حضورؐ نے فرمایا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ (یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہو گئی)

حضورؐ کی قبر مبارک اور مسجد نبوی کے منبر کے درمیان حصّہ "ریاض الجنۃ" کہلاتا ہے وہ نفل نماز، تلاوت قرآن پاک اور درود شریف اور وظائف پڑھنے کے لئے بہت قابل قدر حصّہ ہے۔ محراب نبویؐ میں نوافل پڑھنے کا بہترین وقت صبح کی نماز سے دو تین گھنٹے بعد ہے۔ قیام مدینہ منوّرہ میں مواجہ شریف میں بیٹھ کر درود شریف کی کثرت بڑی خیر و برکت کا سبب ہے۔ مدینہ منوّرہ کے قیام میں جہاں تک ہو سکے روزانہ بعد اشراق گھر سے وضو کر کے مسجد قبا میں جا کر نماز نفل ادا کرے اور عمرہ کا ثواب حاصل کرے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس آدمی نے میری مسجد (یعنی مسجد نبویؐ) میں چالیس نمازیں ادا کرلیں اور کوئی نماز قضا نہ کی تو وہ نفاق اور جہنّم کے عذاب سے نجات پائے گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسجد اقصیٰ اور میری مسجد ان دونوں کی نماز کا اجر و ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر عطا ہوتا ہے۔ البتہ مسجد حرام کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے۔ درود و سلام پڑھتے وقت نہایت ضروری ہے کہ شور و شغب ہرگز نہ کرے نہ زور سے چلا کر پڑھے بلکہ متوسط آواز سے پڑھے نہایت احترام و ادب اور حضور قلب کیساتھ پڑھے اور گریہ و زاری اور خلوص نیّت کیساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں امید ہے کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے ان مبارک مقامات پر ہر شخص کو نائز المرام

(۵) عازمین حج کے لئے ممنوعات

۱۔ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ط (البقرہ ۲۵) حج کے معلوم مہینے ہیں پس جس نے ان میں اپنے اوپر حج لازم کرلیا تو حج میں نہ شہوت کی باتیں اور نہ گناہ نہ کوئی جھگڑا ہو۔ (۲/۱۹۷) ایسی ممنوعہ باتوں سے باز رہنے سے انسان گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (بخاری کتاب المناسک) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور (اس میں) نہ کوئی شہوت کی بات کی اور نہ گناہ کیا تو ایسا (پاک) لوٹ کر آئیگا جیسا اُس دن جب اُس کی ماں نے اُس کو جنا تھا برے کاموں کی ممانعت کرکے نیک کام کرنے کی رغبت دلائی گئی۔ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ط (البقرہ ۲۵) اور جو کچھ نیکی تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ (۲/۱۹۷)

۳۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط (المائدہ ع ۱۳) اے لوگو جو ایمان لائے ہو شکار کو نہ مارو جب تم حالت احرام میں ہو۔ (۵/۹۵)

۴۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط (المائدہ ع ۱) اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اللہ کے نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو۔ اور نہ حرمت والے مہینے کی اور نہ قربانیوں کی اور نہ اُن کی جو گانی پہنائے گئے ہوں اور نہ حرمت والے گھر کا قصد کرنے والوں کی وہ اپنے رب سے فضل اور خوشنودی چاہتے ہیں (۵/۲) اللہ کے نشانات کی بے حرمتی کی ممانعت کر کے اُن کی تعظیم کرنا سکھلایا گیا۔ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ (الحج ع ۴) اور جو کوئی اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے (۲۲/۳۲)

۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ ۝

(بخاری کتاب العلم) ابن عمر نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے آپؐ سے دریافت کیا کہ احرام باندھنے والا کیا پہنے۔ فرمایا نہ قمیص پہنے نہ پگڑی اور نہ پاجامہ اور نہ ٹوپی اور نہ وہ کپڑا جس میں ورس یا زعفران لگی ہو پھر اگر جوتیاں نہ پائے تو موزے پہن لے اور انھیں کاٹ دے یہاں تک کہ وہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔ (۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا ہ ابن عباس

سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اس شہر کو خدا نے حرمت دی ہے۔ اس کا کانٹا نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ کوئی اس کی گری ہوئی چیز اٹھائے سوائے اس کے جو اس کی شناخت کرائے (بخاری کتاب المناسک)

وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَتَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ ۔ اور حضرت عائشہؓ نے کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے اور وہ احرام باندھے ہوئے تھیں اور فرماتی تھیں کہ عورت ہونٹ نہ چھپائے اور نہ برقعہ (منہ پر) ڈالے اور نہ ورس والا اور نہ زعفران والا کپڑا پہنے (بخاری کتاب المناسک) اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عورت کا چہرہ کو ڈھانکنا قرآن مجید کا حکم نہیں۔ ورنہ حج میں اس کو حکماً کھلا رکھنے میں اس حکم قرآنی کی صریح مخالفت لازم آتی۔ علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ عورتوں کو چہرے ڈھانکنے کا حکم دیتا۔ تو پھر ایام حج میں چہرہ کھلا رکھنے کی استثناء بھی اسی حکم کے ساتھ خود ہی رکھ دیتا۔ اب چہرہ ڈھانکنے کا حکم اللہ کی طرف منسوب کرنا اور حج کے دوران میں چہرہ کھلا رکھنے کی استثناء خود اپنے پاس سے بنا لینا سراسر نادانی ہے۔ کیونکہ ایماندار مردوں اور عورتوں کو نظریں نیچی رکھنے کا مساوی حکم دیا گیا ہے (سورۂ نور ع ۴ ۲۴/۳۰ و ۳۱) جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ حکم دیا گیا تھا تو اس وقت مومن مردوں اور عورتوں کے چہرے یکساں طور پر کھلے تھے اگر عورتوں کے چہرے ڈھکے ہوتے تو پھر انھیں نظریں نیچی رکھنے کا مساوی حکم ہرگز نہ دیا جاتا۔ کیونکہ چہرے ڈھانک کر نظریں نیچی رکھنا ایک بے معنی بات ہے۔

(۹) طواف کعبہ اور اس کی دعائیں

طواف کی نیت:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ۔ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ میں آپ کے مقدس گھر کے طواف کی نیت کرتا ہوں۔ پس آپ اسے مجھ پر آسان فرمادیں (یعنی طواف کو) ان سات چکروں کو جو محض اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کے لئے (اختیار کرتا ہوں) انھیں میری جانب سے قبول فرمالیں۔ اب حجر اسود کے سامنے آجایئے اور موقعہ ملے تو حجرِ اسود کو بوسہ دیجئے اگر بھیڑ یا ہجوم زیادہ ہو تو یہاں

لہ باوضو بیت اللہ کے گرد گھومنے کو طواف کہتے ہیں ان کی شکل یہ ہے بیت اللہ بائیں طرف رکھ کر حجر اسود سے شروع کرے اور اسی پر ختم کرے یہ ایک طواف ہوا۔ اور ہر مرتبہ اگر ہوسکے تو حجر اسود کو چھوئے (استلام) اور چومے (تفصیل) اور رکن یمانی کو صرف چھوئے اسی طرح سات مرتبہ طواف کرے۔ یہ تین دفعہ ہوتا ہے (پہلا) جاتے ہی طواف کیا جاتا ہے اس کو طواف قدوم کہتے ہیں (دوسرا) عید کے دن نحر وغیرہ سے فراغت کے بعد کیا جاتا ہے۔ اس کو طواف افاضہ اور طواف زیارت کہتے ہیں۔ (تیسرا) الوداعی طواف گھر کو آنے پر کیا جاتا ہے اس کو طواف وداع کہتے ہیں۔ پہلے تین طوافوں میں اکڑ اکڑ کر چھوٹے چھوٹے

آپ کھڑے ہوں وہیں سے کانوں تک دونوں ہاتھ اُٹھا کر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اُسی کے لئے (زیبا) ہیں۔ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ گرا دیجئے اور خانہ کعبہ کا پہلا چکر شروع کیجئے اور یہ دُعا پڑھیئے

پہلے چکر کی دُعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا

قدموں سے دوڑے اور بقیہ چار میں میانہ چال چلے۔ اضطباع۔ طواف کرتے وقت چادر داہنی بغل سے نکالکر بائیں کندھے پر ڈالنے کو کہتے ہیں (نوٹ) رمل اور اضطباع صرف طواف قدوم میں شروع ہے۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ بیت اللہ کے (طواف) اور صفا اور مروہ کے (طواف) میں اسلئے دوڑے کہ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں (بخاری کتاب المناسک) کافروں نے یہ طعنہ دیا تھا کہ ایماندار اسقدر کمزور ہیں کہ جلدی چل بھی نہیں سکتے جسکی تردید میں پہلے تین طوافوں میں رسول اللہ صلعم اور آپ کے صحابہ کرام اپنے بازو ننگے کر کے دوڑے تھے۔

لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ
فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ
مِنَ النَّارِ ط رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ط
يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط حق تعالیٰ تمام عیبوں سے
پاک ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے زیبا ہیں اور خدا تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت
کے لائق نہیں وہی سب سے بڑا ہے وہی گناہوں سے بچا سکتا ہے اور وہی ہیں

تاکہ کفار کو معلوم ہو جائے کہ مسلمان کمزور نہیں ہیں گویا کافروں کے سامنے جسمانی طاقت
کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح اب مسلمانوں کو اپنی دماغی طاقت کا مظاہرہ کرنا
چاہیئے کیونکہ غیر مسلم یہ طعنہ دیتے ہیں کہ موجودہ مسلمانوں کا دماغ اتنا کمزور ہے کہ وہ کوئی
چیز ایجاد نہیں کر سکتے جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ علم سائنس کی طرف کوئی چنداں توجہ نہیں دیتے۔

۹۔ حج اور عمرہ کو ادا کرنا

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط (البقرہ ع ۲۴) اور حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔

اس کا یہ مطلب کہ جتنے ارکان حج ہیں ان سب کو احتیاط کے ساتھ ادا کرو۔
حج کی تین قسمیں ہیں۔ افراد۔ قران اور تمتع (۱) افراد یہ ہے کہ میقات سے احرام
باندھ کر مکہ معظمہ میں آئے۔ اور آتے ہی طواف کرے بعدہٗ صفا اور مروہ کے درمیان

لے ہدایت:۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور اس سے آگے بڑھتے ہوئے ربنا آتنا والی دعا پڑھئے اور
اسیطرح ہر طواف میں کریں۔

عبادت (اور فرمانبرداری) کرنے کی قوت عطا فرماتا ہے جو بہت بڑا اور بڑی عظمت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے (برگزیدہ) رسول (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کاملہ اور سلام نازل ہو۔ اے پروردگار! آپ پر ایمان لاتے ہوئے اور آپ کے احکامات کی تصدیق کرتے ہوئے اور آپ کے عہد کو پورا کرنے کے لئے اور آپ کے نبی برحق اور حبیب محمد صلعم کے اتّباع میں (خانہ کعبہ کا یہ طواف اختیار کرتا ہوں) اے اللہ میں آپ سے بخشش اور سلامتی کا طلبگار ہوں اور دین دنیا اور آخرت میں دائمی درگذر چاہتا ہوں اور جنّت کے حاصل کرنے میں کامیابی اور دوزخ سے نجات کی التجا کرتا ہوں۔ ھدایت:۔ رکنِ یمانی پر پہنچکر یہ دُعا ختم کر دیجئے اور اس سے آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھئے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دین ودنیا

دوڑے پھر حج کی تاریخ تک محرم ہی رہے۔ اُس شخص کو مفرد کہتے ہیں (۲) قِران یہ ہے کہ حج اور عمرہ کو ملاکر احرام باندھیں اور ارکان حج سے فارغ ہونے تک محرم ہی رہیں اس شخص کو قارن کہتے ہیں رسول اللہؐ بھی قارن تھے (۳) تمتع یہ ہے کہ صرف عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کے احکام بجالاکر حلال ہوجائے یعنی احرام کھولڈالے پھر آٹھویں ذوالحجہ کو مکّہ مکرّمہ سے حج کا احرام باندھ کر بقیہ احکام بجالائے۔ نبیؐ کو یہ قسم زیادہ پسند تھی۔ کیونکہ اُمّت کے حق میں یہ زیادہ آسان ہے۔ عمرہ۔ میقات یعنی احرام باندھنے کی جگہ سے احرام باندھکر بیت اللہ کا جاکر طواف کریں اور صفا اور مروہ میں سعی کرکے سر منڈا یا کترا کر احرام کھول ڈالیں۔

ہیں بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے۔ اے بڑے غالب اور بڑی بخشش والے اور تمام عالم کے پالنے والے۔ یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچ کر اسے بوسہ دیجئے۔ اگر ہجوم زیادہ ہو تو جہاں آپ کھڑے ہوں وہیں سے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر (جسے استلام کرنا کہتے ہیں) اور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے (زیبا) ہیں۔ پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور آگے بڑھئے اور دوسرے چکر کی دعا پڑھتے ہوئے دوسرا چکر شروع کر دیجئے۔

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ۝ (البقرہ ع ۱۹) یقیناً صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں میں سے ہیں۔ پس جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی شوق سے نیکی کرتا ہے تو اللہ بڑا قدردان جاننے والا ہے۔ (پ ۲/۱۵۸) قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ الطَّوَافَ بَیْنَہُمَا فَلَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّتْرُکَ الطَّوَافَ بَیْنَہُمَا (بخاری کتاب المناسک) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ان کے طواف کی سنت قائم کی اور کسی کو اختیار نہیں کہ اُن کے درمیان طواف چھوڑ دے۔ خانہ کعبہ کے طواف

۱۱۔ دوسرے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَیْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ط اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ط اے اللہ! بیشک یہ گھر آپ کا گھر ہے اور یہ حرم آپ کا

کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی یعنی (تخمیناً دو سو قدم) دوڑنا۔ صفا سے شروع کریں اور مروہ پر ختم کریں یہ ایک سعی ہوئی۔ پھر مروہ سے صفا تک یہ دوسری سعی ہوئی۔ اس طرح سات مرتبہ کریں۔ کوہ صفا پر چڑھ کر اور رو بقبلہ ہو کر وہ دعائیں جو اس کتاب کے صفحہ ۱۸ پر لکھی گئی ہیں پڑھیں۔ اسی طرح کوہ مروہ پر کرنا چاہیے۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں حضرت ہاجرہؓ حضرت اسمٰعیلؑ کے لئے پانی کی تلاش میں دوڑتی تھیں گویا یہ دوڑنا ان کی سنت کو پورا کرنا ہے جس سے یہ سکھلایا گیا ہے کہ انسان اپنے کام اور فرائض کو نہایت محنت کوشش چستی اور مستعدی سے پورا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کامیاب کردے۔ مگر افسوس آجکل کے اکثر مسلمان اتنے سست الوجود اور کاہل ہیں کہ نماز بھی ادا نہیں کر سکتے۔ حالانکہ رسول اللہؐ نے سستی سے پناہ مانگنے کی دعا سکھلائی ہے

حرم محترم ہے اور یہاں کا امن وامان آپ ہی کا قائم کیا ہوا ہے اور ہر بندہ
آپ ہی کا بندہ ہے اور میں بھی آپ کا بندہ ہوں اور آپ کے بندے کا بیٹا
ہوں اور یہ جگہ آپ کے ذریعہ دوزخ سے نجات پانے کی ہے۔ پس ہمارے گوشت و
پوست کو دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیجئے۔ اور اے مولا ہمیں ایمان کی محبت
عطا فرمائیے اور ہمارے دلوں کو نورِ ایمانی سے روشن کیجئے اور انکار اور نافرمانی
اور گناہوں سے ہمیں نفرت دیدیجئے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل
فرما لیجئے! اے پروردگار قیامت کے دن اپنے عذاب سے مجھے بچائیے جس دن
کہ آپ اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائیں گے اے مولا مجھے بے حساب کتاب جنت

اب اگر محرم متمتع ہو (بشرطیکہ ہدی پہلے سے اپنے ہمراہ نہ لایا ہو ورنہ نہیں) تو وہ
اب حلال ہو جائے یعنی احرام کھول ڈالے اور اسی طرح چلا پھرا کرے۔ مگر قارن اور
مفرد بدستور محرم رہیں گے۔ آٹھویں ذوالحجہ کو جو حلال ہو چکے تھے یعنی جنہوں نے
احرام کھول ڈالے تھے وہ اب نئے سرے سے احرام باندھ کر قارن اور مفرد کی
طرح محرم بن جائیں۔ احرام جہاں سے جی چاہے باندھ سکتے ہیں اب کعبہ کا طواف
اور صفا و مروہ میں سعی کئے بغیر منیٰ کو چل دیں۔ رات منا میں رہیں اور پانچوں نمازیں
یہیں ادا کریں قصر اور جمع کر کے پڑھیں پھر نویں ذوالحجہ کو سورج نکلنے کے بعد عرفات
کی طرف بڑھیں۔ یہ وہ میدان ہے جہاں یوم حج یعنی نویں ذوالحجہ کو تمام حاجی جمع
ہوتے ہیں یہ مکہ مکرمہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مشعر الحرام مزدلفہ کا نام ہے

ھدایت:۔ رکنِ یمانی پر پہنچکر یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝ اے ہمارے پروردگار ہمیں دین و دنیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے۔ اے غالب اور بڑے بخشش والے اور تمام عالم کے پالنے والے۔ یہ دعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچکر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے۔ ورنہ دور ہی سے استلام کیجئے اور بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلئے زیبا ہیں) پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور آگے بڑھئے اور تیسرے چکر کی دعا شروع کیجئے۔

جہاں عرفات سے واپس آکر رات کاٹی جاتی ہے۔ یہاں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرکے پڑھی جاتی ہے اور اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ (البقرع ۲۵) پھر جب تم عرفات سے نکلو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو اور اسے یاد کرو جیسے اسنے تمھیں ہدایت دی (پ ۲ - ۱۹۸) مزدلفہ یعنی مشعر الحرام سے طلوع شمس سے پہلے پہلے منیٰ کو روانہ ہو جائیں اور اس جگہ بھی ذکر الٰہی میں مشغول رہیں جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے۔

۱۲- تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ط اے اللہ میں شک اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور آپ کے احکام کی نافرمانی سے اور نفاق سے اور بُرے اخلاق سے اور بُری چیزیں دیکھنے سے اور مال اور اہل وعیال کے برباد ہونے سے بھی آپ کی پناہ چاہتا ہوں

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ہ (البقرہ ع ۲۵) اور گنتی کے دنوں میں اللہ کو یاد کرو (پ۲/ع۲۳) جس سے مراد ایام تشریق ہیں یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ ان دنوں میں حاجی لوگ منیٰ میں رہتے ہیں۔ ان ایام میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ کیونکہ اب حجاج وہ مقام حاصل کر چکے ہیں کہ وہ احکم الحاکمین کے مہمان کہلائیں

۱۳- کنکریاں پھینکنا

رمی جمار یعنی کنکریوں کا پھینکنا۔ جمرہ عقبہ کے نیچے کھڑے ہو کر مکہ مکرمہ کو بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں جانب رکھ (رو بقبلہ) کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہیں۔ اور یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا

اور اے مولا میں آپ کی خوشنودی کا طلبگار ہوں اور آپ سے جنت کا خواستگار
ہوں اور آپ کی گرفت اور دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔ الٰہی میں قبر
کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔
ھدایت:۔ رکن یمانی پر پہنچنے تک یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے
یہ دعا پڑھئے۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَادْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ
يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ اے ہمارے پروردگار ہمیں دین
و دنیا کی بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے اور جنت
میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے اے زبردست اور بڑے بخشنے والے اور
تمام عالم کے پالنے والے۔ یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے

وَّذَنْبًا مَّغْفُورًا ۝ اے اللہ میرے اس حج کو (ریاکاری سے بچا کر) درجۂ قبولیت
عطا فرمائیے اور میری کوشش کو ٹھکانے لگائیے اور میرے گناہوں کے بخشے جانے
کا ذریعہ بنائیے۔ کنکریوں کے پھینکنے میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ حاجی لوگ اپنی بدیوں
کو پھینک کر اللہ کی بخشش کے طلب گار ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَاسْتَغْفِرُوا
اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (البقرہ ع ۲۵) اور اللہ سے (اپنے گناہوں کی)
بخشش مانگو یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ۲ / ۱۹۹) اگر کوئی حاجی ۱۲ ذی الحجہ
کو کنکریاں مار کر چلا جائے تو کچھ حرج نہیں جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے

ورنہ دور ہی سے استلام کیجئے۔ اور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ما
اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی
کے لئے (زیبا) ہیں۔ پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور آگے بڑھئے۔ اور
چوتھے چکر کی دعا پڑھتے ہوئے چوتھا چکر شروع کر دیجئے۔

۱۴۔ چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا
وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ
اَخْرِجْنِیْ یَا اللّٰہُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ لِمَنِ اتَّقٰی
(البقرع ۲۵) پھر جو کوئی جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور
جو کوئی پیچھے رہے اس (بھی) کوئی گناہ نہیں (یہ) اُس کے لئے ہے جو تقویٰ
اختیار کرتا ہے (پ۲ ع۹) پھر یہاں سے فارغ ہو کر مسجد خیف میں جا کر خطبہ سنئے
اس کے بعد جو حضرات ہدی یعنی قربانی کے جانور ہمراہ لائے ہیں وہ منحر میں جا کر
قربانی دیں خود ذبح کرنا افضل ہے اس کے بعد سر منڈائیں یا کتروائیں اور اپنی میل
کچیل اتاریں جیسا کہ ذیل کی آیات سے معلوم ہوتا ہے بعد ازاں طواف افاضہ کریں
جو قربانی کے دن ہوتا ہے۔ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ

وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ط رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ ط اے اللہ میرے اس حج کو (ریا کاری سے بچا کر) درجۂ قبولیت عطا فرمائیے اور میری کوشش کو ٹھکانے لگائیے اور میرے گناہوں کے بخشے جانے کا ذریعہ بنائیے اور میرے ہر نیک عمل کو قبول فرمائیے اور ایسی تجارت نصیب فرمائیے جس میں کبھی نقصان ہی نہ ہو اے دلوں کے بھیدوں کو جاننے والے اے اللہ مجھے اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئیے اے مولیٰ میں آپ کی رحمت کے حاصل ہونے کے ذریعوں کا (خواستگار ہوں) اور بخشش طلب کرنے کے طریقوں کا اور ہر گناہ سے بچے رہنے اور نیکی پر ثابت قدم

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ (الحج ۴۶) پھر چاہیے کہ اپنی میل کچیل اتاریں اور اپنی منتوں کو پورا کریں اور قدیم گھر کا طواف کریں (۲۲/۲۹) لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ۝ (الفتح ع ۴) اللہ نے اپنے رسول کو خواب سچ دکھایا اگر اللہ نے چاہا تو تم ضرور مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوگے اپنے سر منڈواتے اور بال کترواتے کچھ خوف نہ کروگے (۴۸/۲۷)۔

حج سے لوٹتے وقت اللہ اکبر کہتے ہوئے وہ دعائیں جو اس کتاب کے صفحہ ۸۱ پر لکھی گئی ہیں پڑھیں۔ اور ارکان حج ادا کرنے کے بعد بھی اللہ کا ذکر کریں اور

رہنے کی توفیق کا (خواہاں) اور جنّت کے حاصل ہونے اور دوزخ سے نجات پانے کا طلبگار ہوں - اے میرے پروردگار آپ مجھے اس روزی پر قناعت کی توفیق عطا فرمائیں جو آپ نے مجھے بخشی ہے اور ان چیزوں میں مجھے برکت دیدیں جو آپ نے مجھے عطا فرمائی ہیں اور ہر مصیبت و آزمائش کا جو آپ کی طرف سے آئے اچھا نعم البدل عطا فرمائیے - هدایت :- رکن یمانی پر پہنچکر یہ دُعا ختم کردیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھئے - رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط اے ہمارے پروردگار ہمیں دُنیا اور آخرت میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے

دُنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے دُعائیں مانگیں جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے -
فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ ع ۲۵) پھر جب تم اپنے حج کے ارکان کو پورا کر لو تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے بڑوں کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بڑھ کر پھر لوگوں میں سے کوئی کہتا ہے اے ہمارے رب ہمیں دُنیا میں (ہی) دے دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصّہ نہیں اور کوئی اُن میں سے کہتا ہے اے ہمارے رب ہمیں

رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ۔

پانچواں کلمہ بخشش :- میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں ہر گناہ کی جو کیا میں نے اُس کو دیدہ و دانستہ یا بھول کر پوشیدہ یا ظاہر اور توبہ کرتا ہوں میں اُس کی طرف اُس گناہ سے جس کو میں جانتا اور جس گناہ کو میں نہیں جانتا۔ بیشک تو پوشیدہ کا جاننے والا اور عیبوں کو چھپانے والا ہے اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ اور نہیں ہے (گناہوں سے) بچنا اور (نہ نیکی کرنے کی) قوت پانا مگر اللہ بلند اور بزرگ کی مدد سے۔ چھٹا کلمہ تردید کفر :- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط چھٹا کلمہ تردید کفر :- اے اللہ تحقیق میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور میں تیری بخشش چاہتا ہوں اُس گناہ سے جو میں نہیں جانتا۔ توبہ کی میں

نے اُس سے اور باز آیا میں کفر و شرک سے اور جھوٹ اور غیبت اور بدعت اور چغلی اور فحش اور بہتان اور سب گناہوں سے اور اسلام لایا میں اور کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں اور محمد اللہ کا رسول ہے

اِیمانِ مُجمل :- اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ

ایمان مختصر - میں اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفات کے ساتھ ہے اور اُس کے تمام احکام کو میں نے قبول کیا - زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے - اِیمَان مفصّل :- اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ - ایمان بالتفصیل میں اللہ پر ایمان لایا اور اُس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز قیامت پر اور نیکی و بدی کے اندازے پر جو اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اُٹھنے پر

قرآن کی آیتیں اور کام کی باتیں

جسمیں قرآن مجید کی نصیحت آمیز آیتیں یکجا جمع کی گئی ہیں اور اُنکے ماتحت کام کی باتیں بتائی گئی ہیں تاکہ بالغان اور نابالغان اُن پر عمل کر کے اپنی زندگی کو کارآمد بنا سکیں - قیمت فی جلد ایک روپیہ

ملنے کا پتہ :- شمس منزل - مصری شاہ مغربی پاکستان لاہور

در مطبع کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس لاہور باہتمام منیجر شیر محمد طبع کرا کر شمس الدین نے شائع کی

31

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۔ البقرع ۲۳

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں قریب ہوں میں دعا کرنیوالے کی دعا کو جب وہ مجھے پکارتا ہے قبول کرتا ہوں پس چاہیئے کہ میری فرمانبرداری کریں اور چاہیئے کہ مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں (۲/۱۸۶)

اَدْعِیَةُ الْقُرْاٰن وَ اَدْعِیَةُ الرَّسُوْل

اور

اَدْعِیَةُ الْحَج وَ مَنَاسِکِ حَج

مُرَتِّبہ
پیرزادہ شمس الدین
مؤلف

آئین قرآن دربارۂ حکومت و حکمران ۔ اسلامی پردہ ۔ ختم نبوت و تعزیرات قرآن وغیرہ

بار پنجم | ایکہزار | اکتوبر ۱۹۵۷ء | قیمت فی جلد ۱۲